رجسٹرڈ ایل نمبر ۱۲۷۷

ھو العلیم الحکیم — العلم علمان علم الابدان و علم الادیان — ھو علیم حکیم

طبی مشکلات کے حل کرنے والا۔ طب جدید عالمگیر کا نہایت دلچسپ اور مفید

ماہوار رسالہ

تبصرۃ الاطباء

جلد ۲ | مدیر حکیم احمد الدین موجد طب جدید | نمبر ۷

مقاصد رسالہ

(۱) علم علاج کے تمام مروجہ طریقوں مثل یونانی۔ ڈاکٹری۔ ویدک۔ ہومیوپیتھک وغیرہ کے اصولوں پر محققانہ و منقدانہ بحث کرنا اور انکے غلط مسائل کو پختہ دلائل کے ساتھ رد کرنا اور انکے صحیح مگر مختلف فیہ مسائل کو باہم تطبیق دیکر ایک جدید لیکن مکمل اور صحیح طب کا ملک میں قائم کرنا اس رسالے کا خاص اور پہلا مقصد ہے۔

(۲) انجمن خادم الحکمت کی طبی خدمات۔ جدید علمی نکات اور نئے نئے تجربات سے پبلک کو آگاہی دینا۔

(۳) یاوس العلاج مریضوں کو طب جدید کے ماتحت صحیح مشورہ دینا۔

فہرست مضامین

نمبر شمار	مضمون	صفحہ	نمبر شمار	مضمون	صفحہ
۱	اعلان	۳	۶	جوابات استفسارات	۲۳
۲	علاج الامراض	۵	۷	استفسارات	۲۷
۳	علم الادویہ	۹	۸	تحقیقات و تجربات	۳۰
۴	افعال الاعضا	۱۳	۹	۱۹۱۸ء کی باستی ۱۹۲۲ء کے دسترخوان پر	۳۳
۵	باہمی مکالمہ	۱۵			

قواعد رسالہ

(۱) یہ رسالہ ہر انگریزی ماہ کی ٹھیک یکم تاریخ کو دفتر سے شائع ہوتا ہے۔ جن اصحاب کو رسالہ وقت پر نہ ملے تو دس تاریخ تک بھی اطلاع دیکر رسالہ منگوا سکتے ہیں۔ جو بیرنگ روانہ ہوگا۔ لیکن دس تاریخ کے بعد درخواست آنے پر قیمتاً مل سکیگا۔

(۲) عام سالانہ قیمت تین روپیہ۔ ممبران انجمن سے پانچ روپیہ سے دس روپیہ تک حسب استطاعت جو کہ ہر حالت میں پیشگی لی جائیگی۔ مابعد کا کوئی حساب نہیں ہے۔ قیمت فی پرچہ ۴ر

(۳) قیمت سالانہ بذریعہ منی آرڈر بھیجدیں۔ یا وی۔پی ارسال کرنے کی اجازت بخشیں بلا اجازت کسی نئے خریدار کے نام رسالہ وی پی نہ ہوگا۔ منی آرڈر بھیجنے میں خریداروں کا خرچ ۲ر ہے لیکن وی۔پی کی وصولی میں ۴ر خرچ ہوگا۔ پس اتنا فائدہ سوچ لیں۔

(۴) جو اصحاب آئندہ کے لئے تین نئے خریدار پیدا کر کے انکی طرف سے سالانہ قیمتیں نقد دفتر میں بھجوا دینگے یا وی۔پی وصول کرا دینگے۔ انکا حق ہوگا کہ خود اپنے نام یا کسی دوست کے نام چھ ماہ کے لئے رسالہ مفت جاری کرالیں۔ اور بصورت پانچ خریدار دینے کے ایک سال کے واسطے رسالہ مفت جاری کرا سکتے ہیں۔

(۵) تمام علمی سوالات مفت درج رسالہ ہونگے۔ لیکن تشخیصی سوالات جو کسی مریض کے متعلق طبی مشورہ کے رنگ میں ہوں۔ وہ سوالات اگر عام اطباء سے ہوں۔ تو دو آنہ فی سوال اور اگر مدیر رسالہ سے خاص ہوں تو دو روپیہ فی سوال اسکے ہمراہ بھیجنا ضروری ہوگا۔ ورنہ تلف کر دیئے جائینگے۔ البتہ ممبران انجمن خادم الحکمت کے اپنے اور انکے اہل وعیال کے متعلق ایسے سوالات بھی مفت درج ہو سکتے ہیں۔

(۶) عام طور پر تبدیل مقام کے لئے اپنے ڈاک خانہ میں اطلاع کر دینی چاہئے۔ اگر ہمیشہ کے لئے یا کم از کم چھ ماہ کے لئے جگہ تبدیل کی ہو۔ تو دفتر کو آگاہ فرما دیا کریں۔ تاکہ آپکا پتہ تبدیل کر دیا جائے ورنہ رسالہ نہ پہنچنے کا دفتر ذمہ وار نہیں۔

(۷) جواب طلب امور کے لئے جوابی کارڈ یا لفافہ آنا چاہئے۔ ورنہ عدم تعمیل کی شکایت معاف۔

(۸) نمونہ کا پرچہ ساڑھے چار آنہ کے ٹکٹ آنے پر روانہ ہو سکتا ہے۔ منیجر

اعلان

گذشتہ سے پیوستہ اشاعت میں جو مضمون زیر عنوان "ممبران انجمن خادم الحکمت سے ایک مشورہ" درج ہوا تھا۔ اسپر خط و کتابت ہوکر آخری فیصلہ یہ ہوا ہے۔ کہ جلسہ مجوزہ موسم گرما کے گذر جانے کے بعد اور موسم سرما کی شدت سے پہلے ہو۔ اور دو دن تک رہے۔ انتظام خوراک بانی انجمن کے ذمہ ہو۔ خرچ خوراک ہر ایک مہمان سے مبلغ تین روپیہ لیا جائے۔ لہذا نہایت خوشی سے اعلان کیا جاتا ہے کہ انجمن خادم الحکمت کا پہلا سالانہ جلسہ مورخہ ۵ و ۶ کتک سمت ۱۹۷۹ مطابق ۲۱ و ۲۲۔ اکتوبر سنہ ۱۹۲۲ء بروز ہفتہ و اتوار بمقام شاہدرہ باغ مقبرہ جہانگیر بادشاہ میں ہوگا۔ انشاء اللہ تعالے

تمام احباب سے التماس ہے کہ جلسہ کیلئے ابھی سے تیاری کریں چنانچہ سب سے پہلا کام یہ کریں کہ مبلغ تین تین روپیہ بطور پیشگی ایام جلسہ کی خوراک کے لئے ابھی سے بھیجدیں۔ تاکہ ہم جلسہ میں شامل ہونیوالے

تمام احباب کا یقینی طور پر اندازہ لگا کر انکے کھانے اور آرام کے سامانوں کا پورا انتظام کر سکیں۔

دوسرا کام یہ کریں کہ جو جو **مضامین بحث طلب ہوں** انکے متعلق اپنی آرائے سے بہت جلد مطلع فرمائیں تاکہ ہر ایک مضمون کے لئے لیکچرار منتخب ہو کر باقاعدہ پروگرام تجویز کیا جا سکے۔

تیسرا یہ کہ جلسہ پر احباب کی دلچسپی اور فنی خدمت کے لئے جس جس چیز کی ضرورت ہو اس سے مطلع فرمائیں تاکہ پہلے ہی سے ہر ایک چیز کا مناسب انتظام کیا جا سکے۔

بالآخر سب دوستوں کی خدمت میں تاکیداً مگر ادب سے عرض ہے کہ ان ہر سہ امورات کی سرانجام دہی میں بہت فوری روائی ہونی چاہئے۔ یہ خیال کر کے کہ ابھی وقت بہت ہے تساہل سے کام نہ لیں کیونکہ تساہل ہمیشہ نقصان پہنچایا کرتا ہے۔ اور جو کام آخر کرنا ہے وہ اگر جلدی کر لیا جائے تو انسان اس سے علاوہ اور مفید امورات بھی سوچ سکتا بلکہ قبل از وقت انکا اہتمام بھی کر سکتا ہے۔ امید ہے۔ کہ کوئی صاحب خط و کتابت کے ذریعہ دوبارہ یاددہانی کی تکلیف اور ڈاک کے دوطرفہ خرچ کو پسند نہیں فرمائینگے۔ احمد الدین

(نوٹ) علاوہ ممبران انجمن خدام الحکمت کے دیگر ناظرین تبصرۃ الاطباء میں سے جو خواہشمند اصحاب شامل جلسہ ہونا چاہیں بڑی خوشی سے شامل ہو کر اس طبی جلسہ کے فوائد سے متمتع ہو سکتے ہیں۔ انکو بھی چاہئے کہ ابھی سے ان ہر سہ امورات مذکورہ کے موافق فوری عمل پیرا ہوں۔ (مدیر)

مسلسل مضمون

علاج الامراض

از مدیر رسالہ

اس کی ایک معتاد دیدیں اور تادیر تک۔ پتھری خارج ہو کر درد خود بخود رفع نہ ہو جائے تھوڑا تھوڑا استعمال کراتے رہیں۔ اگر ایک دوا کا استعمال کرتے ہوئے وزن سمیہ کے قریب پہنچنے لگے تو اسکو ترک کر کے دوسری دوا کا استعمال شروع کر دیں تاکہ صرف تسکین کا عمل حاصل رہے۔ اکثر اس مرض میں مدرات اور مخدرات ملا کر استعمال کئے جاتے ہیں۔ تاکہ ایک وقت میں دونو فائدے حاصل ہو جائیں۔

امالہ کی تجاویز یہ ہیں۔ اول جلاب دیدینا مگر یہ کام کسی سخت تیز مسہل دوا سے نہیں لینا چاہیئے۔ کیونکہ ادرار میں نقص واقع ہو جاتا ہے۔ پس اس کام کے واسطے ریوند یا ہلیلہ زرد بہت اچھی چیزیں ہیں۔ لیکن ان سے بھی بہتر روغن بید انجیر ہے۔ جو ہر حالت میں مفید ہی مفید ہے۔ کسی قسم کے ضرر کا اندیشہ نہیں ہے۔

دوم نطول کرنا یعنی گرم پانی کا مقام درد پر آہستہ آہستہ گرانا۔ اس پانی میں مدرات وغیرہ دواؤں کا ملانا ضروری نہیں جیسا کہ اکثر یونانی طبیب مطبوخ بنا کر نطول کرایا کرتے ہیں۔ کیونکہ یہ سراسر وہمی اور خیالی باتیں ہیں۔ صرف گرمی پہنچانا مقصود ہوتا ہے نہ کہ ادویات کا کوئی خاص اثر پہنچانا۔

سوم آبزن کرانا۔ سو اس میں بھی صرف گرم پانی ہی استعمال کرایا جائے۔ گل بنفشہ اور کسمبہ وغیرہ ملانے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔

چہارم ضماد۔ اس میں خواہ کسمبہ وغیرہ استعمال کریں اور خواہ ہلدی و زردی بیضہ خواہ آرد جو وغیرہ یا ماش کی روٹی وغیرہ بہر صورت گرم گرم ضماد لگوائیں یا محمرات کا استعمال کرائیں جس سے امالہ مطلوب ہو۔ بعض طبیب ضماد کی ادویہ میں مخدرات کی شمولیت بھی کر لیا کرتے ہیں۔ البتہ یہ طریق بہتر ہے تاکہ گرمی کے ذریعہ امالہ بھی ہو جائے اور مسامات کے ذریعے تخدیر کی تاثیر بھی مقامی تسکین کا باعث ہو۔

افاقہ کے وقت علاج سے غافل نہیں ہونا چاہیئے بلکہ جو علاج پتھری کی مرض

اور ریگ وغیرہ کی مرض میں لکھا جائیگا۔ اس کے مطابق علاج جاری رکھیں تاکہ ریگ اور پتھری کی پیدائش نہ ہو اور نہ اس مرض کا موقعہ آئے۔

سترھویں فصل

وجع القطن یعنی درد کمر کے بیان میں۔ یہ درد عموماً کمر کے عضلات میں پیدا ہوا کرتا ہے۔ اگرچہ یہ مرض اور درد گردہ میں اشتباہ واقع ہو سکتا۔ جیساکہ درد گردہ کے بیان میں بھی اس کی طرف اشارہ کیا گیا ہے۔ لیکن معالج اگر ہوشیار ہو تو اس مرض کی تشخیص چنداں مشکل نہیں ہے۔

درد گردہ میں درد کا مقام کمر سے کسقدر اونچا ہوتا ہے۔ نیز وہ درد خاصکر گردوں کے مقام پر محدود ہوتا ہے۔ اور چونکہ اکثر ایک ہی گردہ ماؤف ہوا کرتا ہے جس سے درد بھی کمر کے صرف ایک ہی طرف معلوم ہوتا ہے۔ پس اسطرح کمر کا درد گردہ کے درد سے فوراً متمیز ہو جاتا ہے۔ علاوہ ان سب علامات فارقہ کے ایک سب سے بڑی علامت فارقہ یہ ہے کہ گردوں کے درد میں پیشاب کی حالت میں ضرور کچھ نہ کچھ تبدیلی واقعہ ہو جاتی ہے۔ چنانچہ مریض سے پیشاب کے متعلق سوال کرنے پر فوراً جواب ملتا ہے۔ کہ پیشاب حالت صحت پر نہیں ہے پیشاب کی رنگت اس کے قوام اسکے حجم میں ضرور فرق پڑ جاتا ہے۔ لیکن درد کمر میں پیشاب کی کسی حالت میں بھی کوئی تغیر نہیں آتا۔

علامات۔ خاص کمر کے مقام پر درد ہوتا ہے۔ سردی کے وقت اور حرکت کرنے سے درد بڑھ جاتا ہے۔ عموماً رات کے وقت زیادہ ہوتا ہے۔ مریض اپنے آپ کو کمزور محسوس کرتا ہے۔

کبھی مرض حاد اور زور سے پیدا ہو جائے تو درد کے ساتھ تپ بھی ہو جاتا ہے اور درد صرف کمر میں محدود نہیں رہتا بلکہ ساری پشت میں پھیل جاتا ہے۔

اسباب (۱) بیرونی سردی کبھی اسکا موجب ہو جایا کرتی ہے۔ خصوصاً کمزور اور ضعیف اشخاص کو سرد ہوا میں بیٹھنے یا گیلی اور سیلھی (نمدار) جگہ میں بیٹھنے

سے اکثر یہ درد پیدا ہو جایا کرتا ہے۔

(۲) کثرت جماع سے بھی کمر کے عضلات کمزور ہو جاتے ہیں۔ اور عموماً تھوڑے سے عذر اور سبب کے ساتھ درد ہو جایا کرتا ہے۔

(۳) عورتوں میں عموماً احتباس حیض کے وقت شراکت کی وجہ سے کمر کے عضلات میں اجتماع خون ہو کر درد کمر شروع ہو جایا کرتا ہے۔

(۴) کثرت محنت بھی جو اپنی طاقت و ہمت سے زیادہ ہو اس درد کا باعث ہو سکتی ہے۔ بہر صورت عضلات کمر میں اجتماع خون ہو کر درد کی پیدائش ہوتی ہے۔

(۵) مرض وجع المفاصل مزمن بھی اسکا باعث ہو سکتی ہے۔

علاج - اصول علاج یہ ہوگا کہ عضلات ماؤفہ میں سکون پیدا کیا جائے جسکی دو تجویزیں ہیں۔ اول امالہ جس سے خون کو کسی اور طرف مائل کر کے عضلات کمر کو تسکین دی جائے۔ دوسری یہ تجویز کہ ایسی خاص تدابیر کو کام میں لائیں جن کا براہ راست مسکن اثر انہیں عضلات پر ہو۔ لیکن چونکہ امالہ کا اثر فوری ہو جاتا ہے۔ اس واسطے عموماً امالہ والا علاج زیادہ مرغوب اطبا ہے۔ مگر چونکہ امالہ والا علاج بعض اوقات دیرپا اثر نہیں رکھتا خصوصاً جہاں مریض کمزور ہو۔ اس لئے معالج کے واسطے لازم ہے کہ دونو علاج ایک ہی وقت میں شروع کر دے۔ اس طرح علاج میں کوئی نقص باقی نہیں رہتا اور آرام جلد اور مستقل حاصل ہو جاتا ہے۔

علاج بالامالہ حسب ذیل تدابیر سے ہو سکتا ہے۔

(۱) ماؤف عضلات کے اوپر جلد کو گرمی پہنچائی جائے جو کہ سینک اور ٹکور وغیرہ سے بخوبی حاصل ہو سکتی ہے۔ ضروری نہیں کہ کوئی خاص نسخہ ہی مفید ہو یا کسی خاص دوا کی ٹکور حسب مزاج کریں۔ یہ محض توہمات ہیں۔ خواہ نمک و سبوس گندم وغیرہ کی ٹکور ہو۔ خواہ ریگ اور اینٹ وغیرہ کی اور خواہ گرم پانی کی بھاپ وہاں پہنچائیں۔ وہ بھی خوب گرمی پہنچاتا ہے۔

(۲) بجائے گرمی پہنچانے کے اس جگہ ایسی دواؤں کا ضماد کر دیا جائے جو

وہاں سوزش پیدا کر کے اجتماع خون جلد میں کر دیں تاکہ امالہ ہو جائے - یہ دوسری تدبیر سے بھی ایک طرح سے اچھی ہے - وہ یہ کہ گرمی پہنچانا لگاتار مشکل معلوم ہوتی ہے - اکثر درمیان میں انسان ٹھیر جاتا ہے - پس اگر تھوڑی سی گرمی پہنچکر درمیان میں وقفہ پڑ جائے تو طبیعت کے اثر سے فوراً وہاں سے خون واپس چلا جاتا ہے - اور امالہ صحیح طور پر نہیں ہو سکتا - اس واسطے لگور وغیرہ باوجود مفید ہونے کے بعض اوقات مستقل فائدہ نہیں دکھا سکتی - لیکن دوسری تدبیر میں چونکہ ادویات کو بطور ضماد لگایا جاتا ہے - جو کہ بالاستقلال وہاں سوزش پیدا کر رہی ہوتی ہیں - اس واسطے پورے طور پر وہاں خون کا اجتماع ہو کر اعلےٰ طور کا امالہ ہو جاتا ہے - وہ چیزیں جو سوزش کنندہ ہیں کثرت سے ہیں - چنانچہ یونانی - ویدک ڈاکٹری کتب مفردات کو دیکھکر حسب ضرورت کوئی نہ کوئی دوا تجویز کر سکتے ہیں - لیکن یہاں بھی چند ادویہ لکھ دی جاتی ہیں جو عام طور پر مل سکتی ہیں - اور استعمال کی جاتی ہیں اور مجرب ہیں - رائی سفید کا ضماد - روغن تارپین کا طلا اور مالش - بیخ کبر کا ضماد خواہ سرکہ میں ہو یا پانی میں اور خواہ مفرد استعمال کی جائے - یا اشق وغیرہ ادویہ کے ساتھ ملا کر - مصبر اور ملہی کا ضماد -

(۳) اسہال آور یعنی دست آور دوا دیکر آنتوں کی طرف امالہ کر دیا جائے یہ تیسری تجویز بھی دونو تجویزوں سے بہتر ہے - کیونکہ اس سے ایک تو امالہ بھی ہو جاتا ہے - دوسرا آنتوں سے آب خون علیحدہ ہو کر براہ اسہال نکل جانے سے خون کے مقدار اور حجم میں بھی کمی آجاتی ہے - اور اس طرح عضلات کمر میں کمی خون ہو کر مرض کو آرام ہو جاتا ہے - لیکن اگر آب خون کی زیادہ ترشح منظور نہ ہو کیونکہ ایسے مسہلات دیکر نازک مریض کو زیادہ کمزور کرنا اور خون کا کم کرنا اچھا نہیں ہے تو ایسے موقعہ پر آنتوں کی طرف امالہ کرنے کے لئے ایسی مسہل ادویہ کا استعمال کریں جن سے امالہ تو حاصل ہو لیکن آب خون زیادہ خارج نہ ہو - وہ ادویہ یہ ہیں - شحم حنظل صبر سقوطری - سنا مکی وغیرہ تھوڑی تھوڑی مقدار میں روزانہ دیتے رہیں - حتےٰ کہ آنتوں میں قدرے پیچش رہے -

مسلسل مضمون

علم الادویہ

زیر نگرانی حکیم

(۲۳) املتاس

جسکو عربی میں خیار شنبر کہتے ہیں۔ اس کا درخت ہمارے ملک کے اکثر جنگلات میں خود رو ہوتا ہے۔ لیکن اب تو تمام بڑے بڑے شہروں کے سرکاری باغات میں بھی اکثر لگایا جاتا ہے۔ اس کی پھلی ایک فٹ سے دو فٹ تک لمبی ایک انچ کے قریب موٹی مدور اور نوکدار ہوتی ہے۔ رنگت سیاہی مائل بھوری اور خوب سخت ہوتی ہے۔ پھلی کے اندر آڑے طور پر بہت سے خانے ہوتے ہیں اور ہر ایک خانہ میں سُرخی مائل بھورے رنگ کا ایک بیج ہوتا ہے۔ جسکے اردگرد سیاہ رنگ کا گودہ ملفوف ہوتا ہے۔ یہی گودہ علاج میں کام آتا ہے۔

ذائقہ۔ قدرے شیریں۔ لزوجت دار۔ متلی پیدا کرنے والا اور بدبودار ہوتا ہے۔

افعال۔ ملین اور مسہل ہے جس سے اکثر متلی ہوتی ہے۔ اور پیٹ میں مروڑ بھی پیدا ہوتا ہے۔ بودار اور کریہہ منظر بھی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اب اسکا استعمال کم ہوتا جاتا ہے۔ یونانی اطباء اس کی تعریف میں بہت ہی طب اللسانی ہیں۔ اور مبالغہ سے بہت کام لیا گیا ہے۔ حقیقت میں کوئی ایسی اعلےٰ چیز نہیں جیسے کہ انہوں نے اسکو ظاہر کیا ہے۔

اور اس کے چھلکے کے متعلق جو متقدمین نے لکھا ہے کہ اخراج جنین یا اخراج مشیمہ کے لئے مفید ہے۔ یا کہ اس سے اسقاط حمل ہو جاتا ہے۔ نیز اس کے بیجوں کے متعلق لکھا ہے کہ پانچ عدد کو باریک کر کے کھلایا جائے عمدہ قے آور ہے۔ یہ دونو امر تاہنوز تجربہ طلب ہیں۔ بغیر تجربہ انکے متعلق کچھ نہیں لکھا جا سکتا۔ ممبران انجمن اپنی اپنی جگہ تجربہ کریں یا سابقہ تجربہ اگر ہوا ہو تو اطلاع دیں۔ مگر یاد رہے کہ صرف مفرد چیز کا تجربہ صحیح ہوتا ہے نہ کہ

مرکب نسخہ کا - پس تمام ناظرین کی خدمت میں عموماً اور ممبران انجمن خادم الحکمت کی خدمت میں خصوصاً التماس ہے کہ میں تو دن رات اس فرض کے بجالانے میں مصروف ہوں کہ علم الادویہ میں حسب قواعد انجمن جہان بین اور نئے تجربات کر کے پبلک کو اطلاع دوں لیکن آپ ہیں کہ نہ امراض کے متعلق اور نہ ادویہ کے متعلق کسی نئے تجربہ اور نئی تحقیقات میں کوئی حصہ نہیں لیتے - آخر ایک آدمی کیا کچھ کر سکتا ہے - اور وہ ایک شخص بھی سینکڑوں مخمصوں میں گھرا ہوا - حالانکہ آپ کی راہ میں اسقدر مخمصے نہیں ہیں - سچ پوچھئے تو مجھے اب اس رسالہ کے کام نے بہت ہی مجبور کر دیا ہے - مطب میں بیٹھنا جو کہ میری معاش کا اصل ذریعہ ہے باقاعدہ نہیں ہو سکتا - اور ذاتی کام تو الگ رہے - میں تو اپنی صحت کی پرواہ بھی نہیں کرتا اور دن رات اسی طبی تجربات میں ہی لگا رہتا ہوں - تاہم ایک اکیلا آدمی ہوں کہاں تک کام کر سکتا ہوں - انجمن بنانے کا مطلب ہی یہی تھا کہ آپ عظیم الشان کام میں میرا ہاتھ بٹاتے - لیکن افسوس کہ بہت تھوڑے اصحاب ہیں جو کچھ حصہ لیتے ہیں - اکثر ایسے ہیں کہ صرف مستفید ہونا ہی پسند کرتے ہیں - لوگوں کو فائدہ پہنچانے کی طرف قدم نہیں مارتے - اور تحقیقات جدید میں کوشاں نہیں ہوتے - معلوم ہوتا ہے کہ احباب اس کام کو کہ تحقیقات کریں اپنے واسطے بہت مشکل بلکہ ناممکن خیال کرتے ہیں - ہمیشہ ان کی خط و کتابت سے یہی ظاہر ہوتا ہے کہ وہ اپنے آپ کو اس قابل نہیں سمجھتے کہ تحقیقات جدید کر سکیں - لیکن مجھے ایسا تصور کر لیتے ہیں کہ گویا میرے واسطے جدید تحقیقات کرنا کوئی مشکل کام تو کجا معمولی کام سے بھی زیادہ آسان ہے - حالانکہ جیسے انسان وہ ہیں ویسے ہی میں ہوں - جو باتیں جنکا میں اظہار کر رہا ہوں یہ مجھے الہام کے ذریعہ بغیر محنت کے نہیں مل گئیں بلکہ دن رات کی محنت کا ثمرہ ہے - اگر آپ بھی محنت کریں تو امید ہے کہ آپ مجھ سے بھی زیادہ نکات طبیہ بیان کر سکینگے نرمخیگی اور التہاس فالودہ اگرچہ بودار بھی ہے - اور روزن خوراک بھی زیادہ رکھتا ہے اور اسکارنگ بھی مرغوب طبائع نہیں تاہم ایک مفید مسہل ہے - اور اپنی

خاص تاثیرات کی وجہ سے ایک خاص مفید چیز ہے - اس میں ایک خاص صفت یہ ہے کہ مسہل بھی ہے اور ملین بھی اکثر مسہلات میں یہ صفت نہیں ہوتی بلکہ وہ جہاں زیادہ مقدار میں دست آور ہوتے ہیں - وہاں تھوڑی مقدار میں قابض اثر کرتے ہیں - لیکن یہ دوا تھوڑے وزن میں ملین ہے - اور زیادہ وزن میں مسہل ہے -

خوراک - ملین کے لئے ۴ ماشہ سے ۹ ماشہ تک اور اسہال کے لئے ۲ تولہ سے پانچ تولہ تک ہے -

مرکبات

اس کا صرف ایک ہی مرکب نسخہ ہے جو انجمن خادم الحکمت میں تحقیقات و تجربات کے بعد تسلیم کیا گیا ہے - اس ترکیب سے اسکے نا مرغوب صفات بعد ذائقہ وغیرہ دور ہو کر کسیقدر مرغوب طبع ہو جاتی ہے - وہ نسخہ یہ ہے :- گودہ املتاس ۵ تولہ - سنا مکی ۲ تولہ - انجیر ولایتی ۴ عدد - دھنیا یا الائچی دانہ ۶ ماشہ اصل السوس ۲ تولہ - املی یا آلو بخارا ۳ تولہ - ڈیڑھ سیر پانی میں ڈالکر نرم نرم آگ پر رکھیں حتے کہ قریب دو اڑھائی گھنٹہ تک پکنے پر صرف نصف پانی خشک ہو - پھر اسکو چھان لیں اور مصری ملاکر پلائیں -

خوراک - دائمی قبض کے لئے ۲ تولہ سے ۵ تولہ تک اور مسہل کے طور پر ایک پاؤ سے ڈیڑھ پاؤ تک -

(۲۴) افیون یا افیم

یہ دوا ہمارے ملک ہندوستان میں بکثرت پیدا ہوتی ہے - اور یہ درخت کو کنار کے خام پھل کا گاڑھا رس ہے - یعنی پوست خشخاش کے کچے ڈوڈوں کو چاقو کے ساتھ شگاف دینے پر ان میں سے ایک رطوبت دودھ کی مانند رستی ہے اور خشک ہو جاتی ہے جسکو کھرچ کر علیحدہ کر لیتے ہیں -

صدخات- تازہ افیون نہایت ملائم نمدار اور رنگت میں بھوری سُرخی مائل ہوتی ہے۔ لیکن عرصہ تک پڑی رہنے سے سخت اور رنگت میں بھوری سیاہی مائل بلکہ بہت سیاہ ہوجاتی ہے۔ بو تیز اور خاص قسم کی ہوتی ہے۔ جس کی مثال نہیں ہوسکتی۔ ذائقہ تلخ (کڑوا) ہوتا ہے۔ اگر افیون کو انگلیوں پر رگڑا جائے تو چکنی چکنی معلوم ہوتی ہے۔

افعال وتاثیرات

تاثیرات بیرونی صحیح جلد پر لگانے سے بہت کم اثر کرتی ہے۔ لیکن مُنہ اور ناک کی غشاء میں یا بیرونی جلد کے زخمی اور خراشیدہ حصہ میں لگانے سے حسی اعصاب کی حس کو ضعیف کر دیتی ہے۔ اس واسطے یہ دوا مقامی مخدر اور مسکن الم (درد) ہے۔ ایسا ہی آنکھ اور کان کی اندرونی غشاء اور مرد وعورت کے آلات تناسل کی غشاء پر بھی موثر ہے۔ چنانچہ ان اعضاء کی درد وسوزش وغیرہ میں اسکا استعمال بذریعہ طلا۔ قطور۔ پچکاری وغیرہ کرنے سے بہت جلد تسکین اور آرام کی صورت پیدا ہوجاتی ہے۔

تاثیرات اندرونی اور اعضاء متاثرہ

اس دوا کی تاثیر نہایت عمدہ مخدر یعنی اعضاء کی حس وحرکت کو دور کرنے والی ہے۔ یہ تو ظاہر ہے کہ حس وحرکت اعصاب کا فعل ہے۔ پس اعضاء متاثرہ بھی صحیح طور پر تو اعصاب ہی ہیں۔ لیکن چونکہ بدن کے تمام اعضاء نظام عصبی کے ماتحت کام کر رہے ہیں۔ اور اعصاب کے مخدر اور بے حس وحرکت ہوجانے سے وہ اعضاء بھی ضرور اپنے افعال میں ناقص ہو جائینگے۔ اس واسطے اس دوا کو نہ صرف مخدر اعصاب ہی کہا جائیگا۔ بلکہ مخدر تمام اعضاء اسکی تاثیر سمجھی جائیگی اور یہ سچی بات ہے کہ یہ دوا ایک دو یا چار پانچ اعضا پر ہی موثر نہیں ہوتی۔ بلکہ اسکا اثر تمام اعضاء پر پڑتا ہے۔ اور جسم کا کوئی حصہ ایسا نہیں جہاں اس دوا کا اثر پہنچ جائے۔

مسلسل مضمون

افعال الاعضا

از جناب حکیم محمد عبدالغنی صاحب

دِل

فارسی میں دل عربی میں قلب اور انگریزی میں ہارٹ (Heart) کہتے ہیں۔

یہ مملکت جسمانی میں رئیس الاعضاء ہے۔ جو منبع روح حیوانی اور چشمہ انوارِ رحمانی ہے۔ مخزن حرارت غریزی اور باعثِ زندگی ہے۔ نظام جسمانی سب اسی کی بدولت قائم ہے۔ یہ ہمیشہ اپنے فرائض منصبی کو نہایت خوبی اور خوش اسلوبی کے ساتھ سرانجام دیتا رہتا ہے۔ باقی اعضاء گاہ بگاہ اپنے کام میں کوتاہی کر دیتے ہیں۔ یا کبھی غافل ہو جاتے ہیں۔ یا کبھی انہیں آرام ملتا ہے۔ مگر اسے حکیم مطلق نے کاہل نہیں بنایا۔ یہ کبھی نچلا نہیں رہتا۔ رات ہو یا دن۔ گرمی ہو یا سردی برابر اپنے کام میں لگا رہتا ہے۔ سبب یہ کہ اس کی ایک منٹ کی آرام طلبی یا تغافل بھی ہماری موت ہے۔

یہ قوت مدبرہ کا بھی دار الصدر ہے۔ جہاں کسی اعضاء کو کوئی داخلی یا خارجی تکلیف ہوتی ہے۔ تو وہاں یہ جھٹ افواج دموی کو ہمراہ لئے اس کی مدد کو پہنچتی ہے، اور تکلیف کے دفعیہ کا پورا پورا انتظام کر کے اسکا مقابلہ کرتی ہے۔

دیگر تمام اعضاؤں کو خوراک (خون) بھی یہیں سے تقسیم ہوتی ہے۔

دل کی وجہ تسمیہ

دنیا میں جو چیز دیکھو۔ اس کا نام اس کی کسی صفت یا خاصیت پر رکھا گیا ہوگا خصوصاً اہل عرب کا تو یہی قاعدہ ہے۔ کہ وہ کسی صفت یا خاصیت کے ماتحت نام رکھتے ہیں۔

دل چونکہ اُلٹا واقعہ ہے۔ یعنی اس کا نقطہ راس نیچے اور قاعدہ اوپر واقعہ

ہے۔ اور اُسلئے کو عربی زبان میں قلب کہتے ہیں۔ اس لئے انہوں نے اسی صفت کے مطابق اس کا نام قلب رکھا۔ نیز قلب کے معنی مرکز یا سنٹر کے بھی ہیں۔ تو چونکہ یہ بھی نظام دموی کا سنٹر ہے۔ لہذا قلب کے نام سے موسوم ہوا۔ فارسی میں "دل" نام رکھنے کا یہی مدعا معلوم ہوتا ہے۔ کہ دل خواہش کو بھی کہتے ہیں۔ اور خواہش یہیں سے ہی پیدا ہوتی ہے۔ یا بالفاظ دیگر قوت خواہش کا مبدا بھی یہی ہے۔ اسی طرح انگریزی میں بھی شائد اس کا نام صفت کے لحاظ سے رکھا گیا ہوگا۔ انگریزی میں ایک لفظ "ہاٹ" (Hot) ہے جس کے معنی ہیں "گرم" اور دل چونکہ سب اعضاؤں سے گرم ہے۔ اس لئے اس لفظ (ہاٹ) میں "ر" اضافہ کرکے اس کا نام ہارٹ (Heart) رکھا ہو۔ میں انگریزی سے واقف تو نہیں مگر قیاس سے یہی معلوم ہوتا ہے۔

دل کا محل وقوع

یہ سینے کے جوف میں پھیپھڑوں کے درمیان ترچھا واقعہ ہے۔ اس کا قاعدہ (یعنی چوڑا حصہ) دوسری پسلی سے سینے کی ہڈی کے پاس سے شروع ہوتا ہے۔ نیچے کا نوکدار سرا جو بائیں طرف کو جھکا ہوا ہے۔ پانچویں اور چھٹی پسلی کے درمیان بائیں پستان کے اندر ڈیڑھ انچ نیچے ختم ہوتا ہے۔

اس کا حجم جوانی میں پانچ چھ انچ لمبا تین ساڑھے تین انچ چوڑا۔ اڑھائی انچ کے قریب موٹا ہوتا ہے۔ اور وزن مردوں میں سوا یا ڈیڑھ پاؤ۔ اور عورتوں میں کچھ کم ہوتا ہے۔

صاحب مضمون زیادہ مقدار میں مضمون ارسال فرمایا کریں تاکہ سلسلہ مضمون باقاعدہ چلتا رہے۔

مدیر

مذاکرہ علمیہ اور نکات حکمیہ

گذشتہ سے پیوستہ

از موجد طب جدید

یہ وہ لوگ ہیں جن کے متعلق ہمارے معالج کہا کرتے ہیں کہ انکا معدہ بہت نرم ہے حالانکہ معدہ نرم نہیں بلکہ سخت ہے۔ اسی وجہ سے دوا کا اثر معدہ پر نہیں ہوا۔ اور امعاء پر ہوا ہے۔ معدہ نرم ان لوگوں کا ہوتا ہے جن کو مسہلہ دوا سے اسہال کم ہوں لیکن گھبراہٹ بے چینی اور قے وغیرہ زیادہ ہوں۔

پس سہل کا حسب منشار عمل نہ کرنا ثابت کر دیتا ہے کہ اس شخص کے معدہ میں پہلے ہی سے سوزش موجود تھی۔ جس وجہ سے بجائے عمل اسہال ہونے کے قے وغیرہ شروع ہو گئے ہیں۔ لیکن پیشتر اس کے کہ کسی شخص کو مسہل دیا جائے معلوم کر لینا چاہئے کہ آیا اسکے معدہ میں سوزش وغیرہ تو موجود نہیں ہے۔ سو یہ بات سوزش معدہ کی مخصوص علامات سے معلوم ہو سکتی ہے۔ چنانچہ وہ علامات یہ ہیں۔

(۱) ایسے شخص کو پیاس زیادہ لگتی ہے۔

(۲) محرک معدہ اشیاء مثل زیرہ۔ دار چینی۔ تر نقل۔ ادھرک وغیرہ وغیرہ سے ضرر اور تکلیف محسوس کرتے ہیں۔

(۳) عموماً قبض رہتی ہے۔

(۴) ادنے ادنے باعث سے انکو متلی اور قے وغیرہ ہو جاتی ہے۔

(۵) ایسے لوگوں کو ذرہ سی دیر ہضم غذا سے ہی دست آجاتے ہیں۔ اور معمولی اشیاء مثلاً دودھ۔ ملقند۔ خمیرہ بنفشہ وغیرہ سے بھی دست آجاتے ہیں۔ مگر تیز جلابوں سے نہیں آتے۔

(۶) دوائے مسہل کا نام سُننے اور دیکھنے سے ہی طبیعت میں متلی کا پیدا ہونے لگنا بھی سوزش معدہ کی علامات میں سے ہے۔

(۷) ایسے لوگوں کا پاخانہ ہمیشہ خشک اور ٹکڑے ہوکر آتا ہے۔

پس جس شخص میں علامات مذکورہ میں سے ایک دو علامتیں بھی پائی جائیں انکو پہلے ہی سے سوچ سمجھ کر مسہل دیں۔ یعنی ایسا مسہل نہ دیں جو فوری سوزش پیدا کرنے کا اثر رکھتا ہو۔ کیونکہ ایسے مسہلات سے اسکے معدہ میں فوراً خراش وسوزش پیدا ہو جائیگی۔ اور اس طرح یا تو قے ہو جائیگی اور یا معدہ میں اسقدر خراش پیدا ہو جائیگی۔ جسکا اثر امعاء میں خراش وسوزش پیدا ہونے میں خارج ہوگا۔ اور اس طرح امعاء میں پورے طور پر عمل نہ ہونے سے اسہال کم وبیش آئینگے لیکن اگر طبیب حاذق ہے تو ایسی علامات والے شخص کو ایسی ادویہ دے گا جس سے معدہ میں بہ سبب انکی کمی سوزش کے کوئی اثر نہ ہو۔ لیکن امعاء پر بہ سبب زیادہ دیر تک موثر رہنے کے تاثیر مسہلہ ہو جائیگی اور اسہال بخوبی آئینگے۔ یہی وجہ ہے کہ جن لوگوں کو جمالگوٹہ سے بھی دست نہیں آتے۔ معمولی ادویہ مثل بنفشہ۔ گلقند اور سنا مکی کے گھوٹہ سے بخوبی دست آجاتے ہیں۔ علےٰ ہذا القیاس مصبر سے اور املتاس سے بھی بخوبی دست آجاتے ہیں۔ کیونکہ یہ دوائیں بہ سبب بطی الاثر ہونے کے معدہ پر موثر نہیں ہوا کرتیں۔ لیکن امعاء پر بہ سبب زیادہ عرصہ ٹھیرنے کے موثر ہو جاتی ہیں۔

یہاں تک جو بیان ہوا ہے وہ معدہ اور امعاء کے باہمی تعلق کو ملحوظ رکھکر کیا گیا ہے۔ لیکن اسہال آنے یا نہ آنے میں جگر کا بھی بہت بڑا تعلق ہے۔ چنانچہ جن لوگوں کا جگر بہ سبب مختل الافعال ہونے کے اپنے فرائض منصبی کو بخوبی سرانجام دے رہا ہے۔ انپر ہر ایک جلاب اپنی صحیح قوت مسہلہ کے ساتھ عمل کریگا۔ لیکن برخلاف اسکے جنکا جگر اپنے افعال میں افراط اور یا تفریط کی طرف مائل ہوگا۔ انکے مسہلات کا نتیجہ حسب انکے میلان کے برآمد ہوگا۔ مثلاً ایک شخص ہے جسکا جگر کثرت سے صفراء پیدا کرکے امعاء پر گراتا رہتا ہے۔ اور اس طرح سے اس شخص کو ہر روز پاخانہ نرم مثل اسہال کے آتا رہتا ہے۔ کیونکہ صفراء آنتوں پر سوزش تاک اثر رکھتی ہے۔ اور امعاء کی حرکت اور فعل کو بڑھاتی

ہے۔ سو ایسے شخص کو اگر وہی مسہلہ دوا دیجائیگی جو معتدل جگر والے کو دی گئی تھی جسکو اس دوا سے آٹھ دس عمدہ کھلکر اسہال ہو گئے تھے۔ تو اس شخص کو اس دوا سے پندرہ بیس اسہال ہو جائینگے۔ اور وہ شخص نہایت کمزور ہو جائیگا لیکن وہی دوا اگر ہم تیسرے شخص کو دینگے جسکا جگر صفرا پیدا کرنے سے قاصر ہے اور کمی صفرا کی وجہ سے اس کی امعاء اپنے افعال میں سست واقع ہیں چنانچہ اسکو پاخانہ ہمیشہ خشک اور مٹیالے رنگ کا آتا ہے۔ اور بدقت خارج ہوتا ہے۔ اور کتنے کتنے دنوں کے بعد اسکو حاجت ہوتی ہے۔ اور اکثر قبض کا شاکی رہتا ہے تو ایسے شخص پر یہ اثر ہوگا کہ بمشکل دو چار اسہال اس مسہل سے ہونگے۔ اور ایسے بند اسہال ہونگے کہ اس شخص کی قطعاً تسلی نہ ہوگی۔ جس سے معلوم ہوا کہ اگر معتدل شخص کو وہ مسہلہ دوا چھ ماشہ کے وزن سے عمدہ دست آور ثابت ہوئی تھی تو کمزور جگر والے کو جسکا جگر صفرا پیدا نہیں کرتا کم از کم نو دس ماشے دوا دینی چاہیئے تھی تاکہ اسکو اسہال بخوبی ہو جاتے لیکن جس شخص کا جگر صفرا پیدا کرنے میں حد اعتدال سے بڑھا ہوا ہے اسکو وہی دوا چار ماشہ کے قریب دینے سے اعلےٰ درجہ کا عمل ہو جائیگا۔ اسکو چھ ماشہ دوا دینا گویا سخت کمزور کرنا اور تکلیف میں ڈالنا ہے۔ لیکن اگر نو دس ماشہ کے وزن سے اسکو وہ دوا دی جائے کہ جس وزن میں کمی صفرا والے کو مناسب تھی تو پھر ایسے شخص کی زندگی سے ہاتھ دھو بیٹھنا چاہیئے۔ کیونکہ ایسے شخص کو تو اس زیادہ مقدار دوا سے ایک قسم کا ہیضہ ہو جائیگا۔ جس سے اسکے دست بالکل تھمنے میں نہیں آئینگے۔ اور کثرت اسہالات سے اسکے خون سے مائیت زیادہ جذب ہو کر کمی خون اور غلظت خون پیدا کر کے دوران خون کی رفتار کو بالکل کم کر دے گی۔ جس سے مریض کا رنگ سیاہ اور آنکھیں اندر دھسی ہوئیں اور پیاس کا زور اور بدن آگ میں پڑا ہوا جل رہا۔ معلوم ہوگا اور اگر وقت پر اسکی دستگیری نہ ہو سکی تو اسکا جانبر ہونا مشکل ہو جائیگا۔

غرضیکہ مسہلات کا اچھا عمل کرنا یا اعتدال سے کم اور زیادہ عمل کرنا صرف

دواہی کے عمدہ اور غیر عمدہ ہونے پر نہیں ہے۔ بلکہ امعاء کی حالت پر ہے جس شخص کی امعاء حالت اعتدال پر ہونگی اسپر معتدل اثر ہوگا۔ لیکن جس کی امعاء میں پہلے ہی سے سوزش موجود ہے اسپر کثرت سے عمل ہوگا۔ مگر خلاف اسکے جسکی امعاء اپنے فعل اخراجیہ میں پہلے ہی سے کمزور ہیں اسپر مسہل کا عمل بہت ہی کمزور ہوگا۔

لیکن یاد رہے کہ اگرچہ اسہال کا عمل صرف امعاء کے افعال پر منحصر ہے۔ اور جسکو مسہل دینا منظور ہو صرف اس کی امعاء کی حالت اور اسکے افعال کی طرف خیال کر کے کسی مسہل کا انتخاب کرنا اور پھر اسکے وزن کا مقرر کرنا کافی ہے۔ لیکن جیساکہ پیچھے گذر چکا ہے۔ معدہ اور جگر کی حالت کا خیال کر لینا بھی معالج کے لئے ضروری ہے۔ چنانچہ اگر معدہ کی سوزش اور زیادتی فعل سے امعاء میں کمزوری واقع ہے تو ایسی دوا دینا نہ چاہئے۔ جو کہ سریع النفوذ اور سخت لاذع ہو کیونکہ اسکا اثر معدہ پر زیادہ ہو کر عمل اسہال کو خراب کر دیگا۔ بلکہ ایسے شخص کو بطی الاثر مسہلات دینے چاہئے جو کہ بسبب معدہ میں تھوڑا عرصہ ٹھیرنے کے معدہ کے اوپر کچھ بھی اثر نہ کریں۔ لیکن امعاء میں جاکر چونکہ بہت عرصہ اس دوا کا قیام ہوگا۔ وہاں بخوبی سوزش پیدا کرے گی۔ پس اس طرح اسکو اسہال عمدہ ہو سکینگے۔ علیٰ ہذا القیاس جگر کا خیال کرنا بھی نہایت ضروری ہے۔ کیونکہ اگر جگر کی کمی پیدائش صفرا سے امعاء کا فعل کمزور ہوگا۔ تو بطی الاثر دوا چنداں مفید اور موثر نہ ہوگی۔ کیونکہ ممکن ہے کہ اس دوا کا اثر امعاء علیا کی بجائے صرف امعاء سفلی پر ہی پڑے اور اس طرح سوائے ایک دو اجابتوں کے زیادہ عمل نہ ہو۔ لہذا وہاں سریع الاثر دوا دینا ضروری ہے تاکہ قعر معدہ اور پہلی آنت یعنی اثنا عشری پر لذع پیدا کر کے جگر سے صفراء کو جذب کرنے میں مدد دے۔ اور اس طرح اس مسہلہ دوا کے ساتھ صفرا کا مل جانا بھی اسہال آنے میں ممد اور معاون ہو جائے۔ اور حسب منشاء عمل ہو جائے۔ پس معالج کے لئے لازم ہے کہ پہلے اس سے کہ کسی مریض کے واسطے کوئی مسہل تجویز کرے۔ اول اسکے

معدہ وجگر کا ضرور معائنہ کر کے اس حالت کو مشخص کرے - پھر بعد اسکے مناسب حال مریض کے دوا کا انتخاب اور اسکے وزن کا تقرر کرے - تو ضروری ہے کہ ہر جگہ کامیابی کے ساتھ مراد کو پہنچے - اور اسکا کوئی مریض کبھی یہ شکایت نہ کریگا - کہ آپ نے مجھے مسہل دیا - لیکن اس نے عمل نہیں کیا - یا کہ اسکو یہ وقت کبھی پیش نہ آئے گی کہ کسی اپنے زیر علاج مریض کو مسہل دیا لیکن وہ خلاف امید ایسا سخت لگا کہ آخر اسہال بند کرنے کے واسطے دوڑ دھوپ کرنی پڑی - اور مریض کی جان کے لالے پڑ گئے -

بلآخر ہم ناظرین رسالہ اور ممبران انجمن کی خدمت میں عرض کرتے ہیں کہ اس مسئلہ کے متعلق اگر انکے دل میں کوئی اور سوال پیدا ہوتا ہو تو ضرور اسکا اظہار کریں تاکہ جواب لکھکر ان کی تسلی کردی جائے - اور یونانی طبیبوں اور ڈاکٹروں اور ویدوں سے اس مضمون کا ذکر کریں تاکہ انکو بھی علم حاصل ہو کہ عمل اسہال میں کن وجوہات سے کمی بیشی ہو جایا کرتی ہے - تا وہ اس گمراہی میں نہ رہیں - کہ اختلاف طبائع سے عمل اسہال میں اختلاف ہوتا ہے - حالانکہ ان طبائع مختلفہ کی علامات متمیزہ کا علم کسی کو بھی نہیں ہے کہ پہلے بتلا سکیں یا کم از کم خود ہی محسوس کر سکیں - فقط

احمد الدین مدیر رسالہ

تصحیح

ماہ اپریل کے رسالہ میں جو نسخہ تپ دق کا درج ہوا وہ بالکل غلط درج ہوا شائد کاتب کی غلطی ہے - برائے مہربانی اس کی تصحیح فرما کر مشکور فرماویں - مبادا کسی صاحب کو آزمانے پر غلط ثابت ہو -

رات کو چیڑیں بھگو دیں - صبح کو اُن کا چھلکا اوتار کر قدرے پانی ڈال کر خوب کھرل کریں - جب خوب باریک ہو جاویں تو ایک تولہ چار مغز اور ایک تولہ مصری کا پسی ملا کر پگن چھانکر نوش کریں - ندوی غلام حسین از سملال

مکالمہ باہمی

حضرات اطباء۔ ناظرین تبصرۃ الاطباء کی خدمت میں مودبانہ عرض ہے کہ یہ تو آپ صاحبان سے مخفی نہیں۔ کہ رسالہ تبصرۃ الاطباء طب کو کسقدر طاقت دے رہا ہے اور ہم کو اس سے کیسے اور بڑے مفاد حاصل ہو رہے ہیں اور کیا کیا سہولتیں اس میں موجود ہیں۔ یہ سب عالیجناب فیضمآب حکیم ضیاجی صاحب احمد الدین صاحب کی عنایات و ہمدردی و جانفشانی کا باعث ہے۔ خداوند تعالےٰ اس ہونہار کی عمر دراز کرے۔ آمین ثم آمین۔ مگر افسوس اس بات کا ہے۔ کہ آپ صاحبان جو نسخہ جات مفرد یا مرکب موکشتہ مستعملہ یا جنگل کی جڑی بوٹی وغیرہ پرچہ ہذا میں درج فرماتے ہیں۔ ان ادویات کے نام مختلف زبانوں میں لکھدیتے ہیں۔ جو ہرگز سمجھ میں نہیں آسکتے۔ کئی دن مغز خوری اور ورق گردانی اور مخزنوں کے اوراق اُلٹ پلٹ کر کے نام عنقا ہو جاتا ہے۔ بجز پرچہ کو طاق میں رکھنے کے وہ نسخہ تیار نہیں کر سکتے تو اس سے کیا فیض۔ بس اب اسی حد تک اکتفا کرتا ہوں۔ کہ براہِ کرم آئندہ سے اسم ادویات صاف معہ اُسکے مترادف نام اُردو یا ہندی زبان مروجہ میں لکھا کریں۔ اور نسخہ مرکبہ معہ کشتہ مستعملہ کی ترکیب با ترتیب لکھا کریں۔ تو نہ صرف نسخہ جات اور نہ کشتہ کے تیار کرنے میں تکلیف ہوگی۔ بلکہ یقین ہے کہ دُگنے حضرات پرچہ ہذا کے خریدار بن جاوینگے۔ اُمید ہے۔ کہ میرے چند الفاظ ہر ایک ناظرین تبصرۃ الاطباء کو پسند ہو کر عمل کرینگے۔ اور نکتہ چینی اور معترض نہ ہونگے۔

(خاکپائے اطباء خدائے نظر)

ع۲ مجھے بوٹی کنکرونڈہ یعنی ککڑ چھدی سبز تازہ معہ پھل پھول اور مچھی بوٹی اور تخم کاک جنگھا بوٹی کی ضرورت ہے۔ اگر کوئی صاحب تیار کرا سکتے ہوں قیمتی یا تبادلہ پر بوٹی لینے کو تیار ہوں۔ تبادلہ کے لئے بوٹی ذیل ہیں۔ آکھ یعنی مدار

سفید پھول والی۔ اونٹ پیری بوٹی۔ مکھڑ بوٹی جو کہ حیریان کے واسطے لاثانی دوا ہے۔ جس صاحب کو لین دین منظور ہو۔ ذیل کے پتہ پر خط و کتابت کریں۔
حکیم شیخ ضدائے نظر خاص گل امام تحصیل ٹانک ضلع ڈیرہ اسمٰعیل خاں

عرض تمام حاذقانِ حکماء و عالمان علم طب ممبران و دیگر خریداران کی میوہ ہیں دست بستہ عرض ہے۔ کہ تمام صاحبان مجھ سے ہر ایک قسم تر و خشک بوٹیاں مزدوری لاگت پر طلب کر سکتے ہیں۔ محصول ڈاک بذمہ آپکے ہوگا۔ نمونہ بھی ارسال خدمت ہو سکتا ہے۔ لیکن منگوانے سے پیشتر دریافت کر لینا واجب ہے کہ فلاں بوٹی خشک و تر موجود ہے۔ اور کیا لاگت مزدوری اور کرایہ ڈاک لگیگا۔ کیونکہ کسی وقت بوٹیاں موجود نہیں ہوتی ہیں۔ تو موسم آنے پر ارسال ہو سکتی ہیں جواب کے لئے جوابی کارڈ آنا ضروری ہے۔ اور ہم نے یہ کام اپنے ذمہ لیا ہے۔ کہ تمام بوٹیوں کے نمک طیار کر کے اطباکی خدمت میں پیش کروں۔ اس کام میں مصروف ہوں۔ اگر تمام عالمان علم طب اپنی رائے دیکر مستفید فرماویں تو از حد مہربانی ہوگی۔ کیونکہ مجھکو تسلی ہوگی کہ میرے معاون موجود ہیں میرا حوصلہ بڑھکر کام جلدی ہوگا۔ مناسب نرخ لکھے جاوینگے۔

(خادم الاطباء ایس جے رام آنند بمقام کیرت پور ضلع ہوشیارپور)

جناب حکیم غلام حسین صاحب سملال والے کی پیوائیں

بابت جواب عرض ۴۷ صفحہ رسالہ ۳۰ ماہ مئی عرض ہے کہ بندہ نے ایسی کیپسول سے جیسی آپ نے تحریر فرمائی ہے طیار کیا تھا۔ بندہ ایک دوسرے کام میں مصروف ہوگیا۔ وہ کام اُس شخص کے سپرد ہی کر دیا کہ جس کی عورت مریضہ کے لئے طیار کرنا تھا۔ بوجہ آگ زیادتی کے عمل خراب ہوگیا۔ تیل کا رنگ نہایت سیاہ اور گاڑھا ہوگیا تھا۔ اُس کی عورت کو علامات مندرجہ تھیں۔ پیٹ کا پھولنا۔ غذا کا ہضم نہ ہونا۔ قے کا ہونا۔ قبض کا رہنا۔ انگڑائیاں اُباسی کا

آنا۔ جوڑوں اور کمر میں درد ہونا۔ کھانا کھانے کے بعد جو غذا کھائی ہو اُسی کے
ڈکار شام تک آنا وغیرہ وغیرہ۔ تمام خرابیاں بہت مدت یعنی کئی سال سے ہیں
۔ علامات بوجہ خرابی حیض کے ہو گئی ہے۔ اُسکو دیا گیا تھا استعمال کر کے کہ فی
فائدہ ہوا۔ اس لئے سوال کیا گیا تھا کہ شائد اس سے بہتر کوئی ترکیب ہو اور
ہم نے بوقت طیار روغن مصطگی ہینگ بھی ملائی گئی تھی۔ اور وہ خراب ہی استعمال
کر لیا تھا۔ (خادم الاطبا۔ ایس۔ جے رام آنند مقام کیرتپور ضلع ہوشیارپور)

مجربات معمول مطب

۱۔ پھولہ جست ۲ تولہ۔ سرمہ سیاہ ۲ تولہ۔ سفیدہ ۴ ماشہ۔ زنگار ۳ ماشہ۔ افیون ۱ ماشہ
سمندر جھاگ ۴ ماشہ۔ ترکیب ہر ایک ادویہ کو الگ الگ کوٹ پیسکر اچھا نکر
بعدہٗ ایک روز برابر کھرل کر کے استعمال کریں۔ آنکھوں کی بہت سی امراض کے
لئے مفید ہے۔ خصوصاً جالا۔ دُھند۔ سبل۔ دُھلکا۔ جرب کے واسطے مجرب ہے۔

۲۔ کھار ۱ ماشہ۔ ہڑتال ۱ ماشہ۔ انڈے کی زردی میں پیس کر توے پر پکاؤ
اور دھوپ میں خشک کرو۔ پھر پیسکر خراب مسوڑوں میں پہلے سرکہ کا غرغرہ
کرا کر ملواؤ۔ پھر روغن تلخ سے چکنا کرا دو اور پانی سے پرہیز کراؤ تا کل لثہ یعنی
خراب مسوڑوں کے واسطے بالکل مجرب ہے۔ ایک دو دفعہ لگانے سے مرض
نیست و نابود ہو جاتا ہے۔ یہ ہر دو نسخہ (یعنی سرمہ زنگاری و تا کل شپلوڑی)
خاصکر میرے اُستاد صاحب حضرت مولانا حکیم الامتہ جناب حکیم مولوی
نور الدین صاحب عفی عنہ شاہی طبیب بھیروی کے مجربات اور میرے خاص
معمولات میں سے ہے۔ برابر آزمودہ اور تجربہ کرو۔ انشا اللہ تعالےٰ تیر بہدف
پاؤ گے۔ اور اگر میرے مجربات کی شوق ہو۔ تو حکیم صاحب موصوف مذکورہ بالا
کی بیاض خرید کرو۔ کیونکہ وہی مجربات بندہ کی معمولات میں سے ہے۔

فدائے تطرگل امام

جوابات استفسارات

جواب نمبر ۵۵ - اگرچہ بواسیر کا نسخہ جو جواب ۳۱ میں شائع ہوا ہے وہ میری طرف سے نہیں بلکہ حکیم غلام حسین صاحب سکنہ سملال ضلع راولپنڈی کی طرف سے تھا۔ مگر چونکہ مستفسر صاحب نے بندہ کو مخاطب کیا ہے۔ اس لئے اُنکے حکم کی تعمیل میں لازم آیا۔ کہ اُنکے سوال کا جواب حوالہ قلم کیا جائے۔ لہذا گذارش ہے کہ اس علاقہ میں چونہ آب رسیدہ کو وڑی چونہ کہتے ہیں۔ سو حکیم صاحب موصوف کا مطلب چونہ آب رسیدہ سے ہے۔

(شیخ غلام محمد راولپنڈی)

جواب نمبر ۵۶ - چینی کے پیالہ میں آدھ پاؤ خالص لوہے کا ولایتی تار یا خالص برادہ فولاد ڈالکر ایک سیر پانی اسپر ڈالیں۔ پھر خالص تیزاب گندھک آدھ پاؤ اس میں ملائیں اور کھلی جگہ میں رکھدیں تاکہ اس سے بخارات نکلتے رہیں۔ پھر جب بخارات کا نکلنا موقوف ہو جائے تو دس منٹ تک کوئلوں کی آگ پر اسکو جوش دیں۔ دس منٹ گذر جانے پر آگ سے نیچے اتار کر سیال کو نتھار کر دوسرے کسی برتن میں ڈالدیں اور ۲۴ گھنٹہ تک آرام سے پڑا رہنے دیں۔ اس عرصہ میں جو حل شدہ فولاد ہوگا اس پانی میں نیچے بیٹھ جائیگا۔ اور پانی صاف علیحدہ ہو جائیگا۔ پھر اس پانی کو پھینکدیں۔ اور ان نیچے بیٹھی ہوئی ڈلیوں کو سیاہی چوس کاغذ پر رکھکر انکی نمی خشک کردیں اور بوتل میں ڈالکر کاک لگاکر ہوا سے بچاکر رکھیں۔ یہ فولاد کاست ہے۔ اس کی خوراک ایک رتی سے دو رتی اور زیادہ سے زیادہ ۳ رتی تک ہے۔ اس کو جب پانی میں ڈالا جائے فوراً حل ہو جاتی ہے۔ جیسے پتاشہ یا مصری حل ہو جاتی ہے۔ (منیجر رسالہ تبصرۃ الاطباء)

ایضاً کیمیائے جدید کا ایک ادنےٰ مبتدی بھی یہ جانتا ہے۔ کہ فولاد ایک ایسی شے ہے جسکو کسی صورت میں کلاً یا جزءً تصعید نہیں کیا جاسکتا مگر

بعض حضرات جو اس مسلمہ سے بے خبر ہیں۔ اسکے محلول یا شربت یا اسکے کسی مرکب سیال کو تصعید کرتے ہیں۔ اور غلطی سے سمجھ بیٹھتے ہیں۔ کہ ایسے عرق میں فولاد کے اجزاء بھی آجاتے ہیں۔ اکثر کتب طب میں عرق فولاد و اکسیر حزن وغیرہ کے زیر عنوان نسخے دیکھنے میں بھی آئے ہیں۔ چنانچہ حکیم اللہ بخش صاحب فیروزپوری مصنف گلدستہ مجربات اپنی کتاب کے صفحہ ۱۹ پر عرق فولاد کا ایک نسخہ درج فرماتے ہیں۔ علاوہ ازیں اخبارات میں اشتہارات بھی دیکھے جاتے ہیں۔ مگر میرے خیال میں جو تراکیب عرق فولاد کی کتب طب میں دیکھی گئی ہیں۔ اُنکے مطابق فولاد کا کوئی اثر عرق میں نہیں آتا۔ کیونکہ فولاد میں کوئی ایسا جز نہیں پایا جاتا جو فراری (یعنی اڑنے والا) ہو۔ حالانکہ یہ امر واقع ہے۔ کہ عرق میں کسی چیز کے محض فراری اجزاء ہی آسکتے ہیں۔

اسی طرح میں ماء اللحم کے متعلق بھی یہی اعتقاد رکھتا ہوں۔ اور کسی طرح بلا کافی ثبوت کے باور کرنے کے لئے تیار نہیں ہوں۔ کہ یہ گوشت کا عرق یا جوہر ہے۔ اور اس سے خون کی کافی پیدائش ہوسکتی ہے۔ بشرطیکہ خالص گوشت کی تصعید کی جائے۔ اور تجربہ کی غرض سے کوئی دوسری خوشبودار دوا عرق میں شامل نہ کی جائے۔ اگر ماء اللحم واقعی گوشت کا جوہر ہے اور اُس میں گوشت کے اجزاء کافی مقدار میں اُڑ کر شامل ہو جاتے ہیں۔ تو اُس عرق کے استعمال سے غالباً ہم کچھ روز تک، غذا کے بغیر بھی صرف ماء اللحم پر قناعت کر سکتے ہیں۔ اور بدن میں خون کی مقدار بہت کچھ بڑھ سکتی ہے۔ جن اصحاب کو میرے خیال سے اختلاف ہو اُنہیں چاہئے۔ کہ آزمائش کریں۔ اور چند یوم تک خالص گوشت کے ماء اللحم مصعد کو آب و دانہ کی بجائے استعمال کریں۔ اس کے بعد اپنے بدن کی قوت اور جسم کا وزن کریں۔ غالباً اُنکو میری اس تحریر کا شافی جواب مل جائیگا۔ انشاء اللہ فلسفۂ عرق و تصعید پر پھر کبھی مفصل بحث ہدیۂ ناظرین کرونگا۔ لیکن اس جگہ صرف اتنا ہی عرض کر دینا کافی ہوگا۔ کہ گوشت کی ساخت میں دو قسم کے اجزاء پائے جاتے ہیں۔ اول محرک۔ دوئم ملحم۔ جب ہم اسکو کشید

کرتے ہیں۔ تو اس عرق میں مشمم ملحم اجزاء مطلق نہیں آتے۔ کیونکہ یہ فراری یعنی اڑنے والے نہیں ہیں۔ مگر اسکے محرک اجزاء کا محض وہ لطیف وخفیف حصہ جو فراری ہوتا ہے۔ عرق میں چلا آتا ہے۔ اس لئے ماء اللحم میں صرف محرک اثر ہی پایا جاتا ہے۔ اگرچہ عام طور پر اسکو مولد خون اور ملحم بھی خیال کیا جاتا ہے مگر یہ صحیح نہیں۔ البتہ اس لحاظ سے ضرور قابل قدر چیز ہے۔ کہ یہ ان ادویہ کے فراری اجزاء کے ساتھ مل کر جو کہ کشید کرتے وقت اس میں کردی جاتی ہیں۔ ایک اعلےٰ درجہ کی محرک ہے۔ اِلّا اس سے گوشت کے فوائد کی توقع رکھنا اور اس کو گوشت کے عرق یا جوہر سے منسوب کرنا سراسر غلطی پر مبنی ہے۔

(شیخ غلام محمد راولپنڈی)

جواب نمبر ۵۷ - جناب ڈاکٹر چوہدری سلطان علی خانصاحب انچارج ڈسپنسری نروٹ جیل سنگھ مہربانی فرماکر منشی محمد عبداللہ صاحب سے اس سوال کا جواب لیکر ارسال فرمائیں۔ کیونکہ منشی صاحب تو رسالہ کے خریدار نہیں ضروری ہے کہ چوہدری صاحب سے ہی رسالہ لیکر دیکھتے ہونگے۔ لہذا چوہدری صاحب ان سے جواب لکھوا دیں۔ مدیر

جواب نمبر ۵۸ - لیجئے جناب بندہ کے یہ پانچوں نسخے برائے امساک بارہا کے تجربہ شدہ ہیں۔ استعمال فرماکر آئندہ رسالہ میں مطلع فرماویں۔

نسخہ نمبر ۱۔ برگ پان ۴ تولہ۔ گندھک اولیسار ۶ ماشہ۔ سیماب ۶ ماشہ۔ پارہ اور گندھک کی کجلی کریں۔ بعد برگ پان ملاکر خیساندہ تر پھلہ یعنی ہلیلہ۔ بلیلہ۔ آملہ میں کھرل کر کے نخودی حب بناویں۔ جماع سے دو گھنٹہ پہلے دو حب ہمراہ شیر گاؤ کھلاویں۔ جب تک ترشی نہ کھاویں انزال نہ ہوگا۔

نسخہ نمبر ۲۔ سیماب مصفےٰ ۲ تولہ۔ بُرادہ نقرہ ۲ تولہ دونو کو خوب کھرل کر کے یکجان کر دلویں۔ جب اچھی طرح ایک جان ہو جاوے ایک مرغ خانگی لیکر اُسکو کھلادیں۔ بعد گذرنے چوبیس گھنٹہ کے مرغ کو ذبح کر کے عقد سیماب نکال لیں پس وقت جماع مُنہ میں رکھیں۔ جب تک گولی مُنہ میں رہیگی انزال نہ ہوگا۔

نسخہ نمبر ۳ - بلاخوردنی امساک جوزماثل سیاہ ۱۰ ماشہ - گھونگچی سرخ ۱۰ ماشہ روغن کنجد ۵ تولہ ہر دو اشیاء کو باریک پیسکر روغن کنجد میں ڈالیں اور ایک ماہ زمین دفن کریں - بعد نکال کر پارچہ پیز کر لیں پس تیار ہے - جماع سے ایک گھنٹہ پہلے ہاتھ اور پاؤں کے ناخنوں پر لگا دیں، از صد امساک پیدا ہو گا کہ بیان سے باہر ہے -

نسخہ نمبر ۴ - زیرہ سیاہ اصلی بقدر ایک تولہ کھا کر اوپر سے شیر مادہ گاؤ آدھ سیر پینا نہایت ممسک ہے اور بارہا کا تجربہ شدہ ہے -

نسخہ نمبر ۵ - گل حنا تازہ ۴ تولہ میں قدرے پانی ملا کر آگ پر رکھیں - کہ ایک دوان میں جوش آجاویں پس اُتار کر قند سیاہ ایکتولہ ملا کر اسقدر کھرل کریں کہ گل حنا اور قند یکجان ہو جاویں - ماشہ ماشہ کی گولیاں بنا رکھیں - خوراک ایک گولی ہمراہ شیر گاؤ جب تک ترشی نہ کھاویں انزال نہ ہو گا -

فائدہ جلد انزال ہونا یا دیر سے انزال ہونا عورت کے رحم پر بھی منحصر ہے جن کے رحم میں حرارت اور یبوست زیادہ ہوتی ہے - اُنکے جماع سے انزال بھی جلدی ہو جاتا ہے - جس کے رحم میں رطوبت و برودت ہوتی ہے - اُنکے جماع سے انزال بھی دیر سے ہوتا ہے - دیگر یاد رہے کہ ممسک ادویہ کا بکثرت استعمال کرنے سے ضعف باہ یبوست بدن کمزوری دماغ وانہضام وغیرہ وغیرہ لاحق ہو جایا کرتے ہیں - بجائے ممسک ادویات کے مقویات اعضاء رئیسہ وشریفہ وباہ استعمال کریں -

(پنڈت حکیم دیوداس وہگہ ضلع لاہور)

جواب نمبر ۵۹ - سوال بہت ٹھیک ہے - کشتہ فلوس اگر ان شرائط کے ساتھ ہو سکتا ہو تو کوئی صاحب ضرور جواب دیں - خصوصاً وید صاحبان جو علم کشتہ جات کے ماہر ہیں ضرور جواب دیں - اخبار دیش اپکارک میں ہمیشہ متعدد تراکیب کشتہ جات فلوس شائع ہوتی ہیں - معلوم نہیں کہ وہ سب غلط ہی ہوتی ہیں یا صحیح اگر صحیح ہوتی ہیں تو کم از کم منیجر صاحب اخبار دیش اپکارک ہی براہ نوازش ایسا نسخہ مجرب تحریر فرمائیں تاکہ اعتبار سے دیکھا جائے اور

مستفسر صاحب خود تیار کر کے تصدیق یا تکذیب فرمائیں۔ مدیر

جواب نمبر ۶۰ - مرض نارداء (عرق مدنی) کا مریض میرے آبزرویشن کوئی نہیں دیکھا۔ پھر مجرب نسخہ کیا لکھوں۔ کتابی نسخے تو آپ کو بھی یاد ہی ہیں۔ اور دیگر کسی صاحب نے اسکا جواب نہیں لکھا جسکا مجھے بھی از حد افسوس ہے۔ ناظرین رسالہ میں سے اگر کسی صاحب کے پاس کوئی مجرب نسخہ ہے اور انہوں نے نہیں لکھا تو انکو اپنے دل میں سوچنا چاہئے کہ کیا اگر آپ جیسے اور بھی حکیم ہوں تو بس خدمت طب و اطباء ہو چکی۔ میں حیران ہوں کہ ناظرین اپنے فرائض کی طرف کیوں دھیان نہیں کرتے۔ مدیر

جواب نمبر ۶۱ مجھے تو کوئی سمجھ نہیں آئی کہ کیا مرض ہے۔ شائد دیگر ناظرین کو بھی سمجھ نہ آئی ہوگی غالباً یہی وجہ ہے کہ کسی نے جواب نہیں دیا۔ مستفسر صاحب کو چاہئے کہ مریض کا ملاحظہ کرائیں۔ اور تشخیص مرض کرائیں۔ پھر علاج بتلایا جا سکتا ہے۔ ایسی مجمل تحریر سے تشخیص مرض مشکل ہے۔ مدیر

استفسارات

سوال نمبر ۶۲ اطباء حکماء ڈاکٹر ویدصاحبان کی خدمت عالی میں جن کی نظر سے یہ سوال گذرے نہایت ادب سے گذارش ہے کہ اسکا جواب صرف وہ حضرات لکھیں جو اس مرض کی قلاسفی اور افعال الاعضاء سے واقف یا ایسے مریض کے کامیاب علاج کا موقعہ ملا ہو اور مریض کے تمام اعضائے اندرونی و بیرونی پھر مزاج صحیح و اصلی پر واپس ہوئے ہوں جس سے دوبارہ حیات و صحت و تندرستی حاصل ہوئی ہو۔ ابتدا سے تا حصول صحت کامل تدبیر علاج غذا و پرہیز نیز یہ کہ بعد صحت کیا ایسے تدابیر ملحوظ رکھیں کہ صحت ہمیشہ قائم رہے۔ سوال یہ ہے کہ مجھے بیماری نفخ و کثرت تولید ریاح اور امعاء قولون یا تمام شکم یا میرزنگی ضعف کی تھی۔ کبھی حبس و قبض شدید کبھی اسہال جس کے ساتھ بکثرت آنہ رطوبت کا اخراج ہو کے بہت زیادہ نفخ ریاح ڈکار متلی صدہا قسم کی تکالیف دماغی قلبی عصبانی کا ظہور ہوتا۔ ہاتھ پاؤں ہمیشہ سرد جسم بھاری حرکات سست بخار

جاڑا سے کاہلی کا زور ہوتا۔ رفتہ رفتہ دماغ بے حد کمزور ہوا۔ دردشدید سوزش جلن کے ساتھ پسینہ ہر وقت سر چہرہ ناک پیشانی سے جاری ہوتا گویا آگ کے سامنے تمام اعضاء ہیں دونو بازو مونڈھے بھاری پکڑے ہوئے پشت کمر سینہ میں نہایت ضعف درد جگر قلب میں اختلاج۔ کھانسی رم پھولنا نزلہ چھینک ہر وقت رطوبت بہنے کا زور ہوا۔ چار سال سے بالکل سوء القینہ شدید بواسیر کے ساتھ ہو گیا۔ ناخن بال سب گر گئے۔ اور پھر مہینوں گذر جاتے ہیں۔ ضرورت حجام کی نہیں ہوتی۔ پاخانہ کبھی بستہ منہضم کھل کے نہیں ہوتا۔ نصف شکم دبالائے ناف و تمام عانہ میں فضول و ریاح بھرے رہتے ہیں۔ بالائے ناف اور اس کے تمام حلقہ میں سختی و رم گرانے اور ریاح کے ساتھ رہتی ہے۔ کہ سیدھا ہونا محال ہے۔ مبرز سے دماغ تک ایک قسم کا اندرونی کھنچاؤ سوزش و رم ہے۔ بواسیر کے مسے و رم مبرز اور مبرز کا حلقہ ہر وقت رطوبات و فضولات سے آلودہ رہتا ہے۔ فوطوں میں درد شکم ریاح گڑگڑاہٹ جب زیادہ ہوتی ہے بالکل ضعف آجاتا ہے۔ تمام افعال طبعی ناقص ہیں۔ غسل یا کسی کام سے دل کارہے۔ مبرز صاف نہیں رہتی۔ بھوک بہت ہے مگر غذا سب ریاح ہو جاتے ہیں۔ اوپر والی آنت میں درد و سوزش مزمن بالائے ناف و حوالی سختی و نفخ و بھراوہر وقت ہے۔ نیچے کی آنت میں تا مبرز نہایت کمزور اور بالکل فضول مافیہا دفع کرنے کی طاقت نہیں۔ بمشکل گھنٹوں میں ریاح نکلتے نکلتے کچھ پھولا ڈھیلا پاخانہ ہوتا ہے۔ تو ورنہ زیادہ نفخ ریاح گرانے ورم کے زیادتی اور گھنٹوں چلنے پھرنے کی طاقت نہیں آتی۔ کچھ غذا کھانے سے یہ اعراض دب جاتے ہیں مگر چند گھنٹوں میں پھر گرانے ریاح کی ترقی ہوتی۔ پاخانہ جاتے ہوئے خوف معلوم ہوتا ہے خصوصاً جب پتلا دست آوے تو ضعف کے ساتھ نفخ وغیرہ بہت ہوتا ہے۔ ہر وقت ریاح و نفخ و عدم ضبط سے مسجد میں جانا قرآن شریف پڑھنا کسی کے پاس بیٹھنا محال ہے۔ پیٹ بھاری نفخ شدید رہتا ہے سوائے اسکے کہ اور غذا کھائی جاوے۔ یہ نفخ دور نہیں ہوتا پر غذا کھانے میں ہی سدور ریاح اور کبھی حاجت و تقاضا پیدا ہوتا ہے۔ ہاتھ پاؤں بھاری اور نفخ و ریاح سے کمر پشت بھی ایسے اکڑ جاتے ہیں کہ بیٹھنا اٹھنا دشوار ہوتا ہے۔ پانوں میں بہت

وزن گرانی، اور فورا سوجن کا زور ہوتا ہے - پور پور، جوڑ جوڑ میں درد اور رات دریچ کا سخت غلبہ اور ہرگز اجابت طاقت و فعل طبعی سے صاف نہیں ہوتی - زہریلہ خون - بخارات خارش بواسیر اور شائد تمام خون میں ناقص جراثیم ہو گئے ہیں - میرزمیں خارش گرانے اور معلوم ہوتا ہے کہ حلقہ مبرز کا گوشت خالی اور شائد نواصر ہونے والے ہیں - ایک دوا جس کے چند اجزا معلوم ہو سکے کچھ یوم ہوا چند قدم چلنے لگا مگر اجابت درست نہ ہوئی ناف کی ورم گرانے ریاح - ہوا ٹھنڈا پانی یا کوئی غذا دوسری بالکل امعا میں ہضم و صاف نہیں ہوتی - تمام اعضا غذا سب سے محروم ہیں - برادہ آہن فلوس - موصلی سیاہ سفید - زنجبیل - فلفل دراز ہر ایک شیر سفوف خشت سوختہ - غرض اس دوا سے کچھ آرام ہوا تھا - مگر شرط یہ تھی کہ رات دن گرم پانی یا صرف روٹی گرم گھی والی دال اور ہر کے سوا کچھ نہ ہو - غسل بند - اب بھی شائد دم - تانبہ لوہا وغیرہ - کے ضماد سے دور ہو -

حکیم محمد نبیل قصبہ جائیس ضلع رائے بریلی)

سوال نمبر ۶۳ - التماس ہے کہ نسخہ کی رنگت کی بابت شکایت نہیں بلکہ اس میں رنگت اور مسامات مسی یعنے تابانی ریشہ بدستور ہے - اور کشتہ کی صورت ہی نہیں ہوئی - کشتہ ملائم اور خاکستر ہو جاتا ہے - اور اسی کشتہ مس کی حالت بدستور مس خام کی طرح ہے - اب وہ کھانے کے یا کسی اور طرح استعمال کے قابل نہیں ہوا - اس لئے جناب منشی محمد عبد اللہ صاحب نمبر ۷ جیل سنگھ ضلع گورداسپور تحریر نسخہ کی خدمت میں ایک عریضہ لکھے - مگر جناب نے جواب نہ دیا - میرا مطلب تو اس سے یہ تھا کہ نسخہ جو تیار کیا ہے - محنت اور زر خرچ کر کے کوئی فائدہ نہیں ہوا تو محنت رائیگاں گئی - اس کے علاوہ ہدیتہ الاطبار کے اکثر نسخہ جات بنا کر تجربہ کیا - بہت مفید پائے - لہٰذا التماس ہے کہ تبصرہ میں ایسے نسخہ تحریر ہونے چاہئے جو دو مجرب المجرب ہوں - ایکبار نہیں کئی بار آزمائے ہوئے ہوں - اُمید ہے - کہ آپ رسالہ میں اس مضمون کو شائع فرما کر منشی صاحب سے مفصل جواب طلب فرمائینگے - اور ہم عاجزوں کو ثمر محنت بھی مل جائیگا -

(فقیر عزیز الدین)

سوال نمبر ۶۴ - کوئی صاحب نشادر کا تیل نکالنے کی نہایت آسان اور

صحیح ترکیب رسالہ میں اندراج فرماویں۔ عین نوازش ہوگی۔

محمد ابراہیم ممبر انجمن خادم الحکمہ چک نمبر ۱۳۳

سوال نمبر ۶۵ - مجھے نسخہ ہائے مندرجہ ذیل (یعنی جیون دھارا۔ اکسیر حیات۔ اکسیر شفا۔ اکسیر جگر۔ شربت تریاق سبعہ) کی ضرورت ہے۔ تمامی ناظرین تبصرۃ الاطبار وعالیجناب حکیم صاحب جی احمد الدین صاحب کی خدمت میں معروض ہوں۔ کہ نسخہ ہائے مذکورہ بالا دریائے دلی سے موتر کیب استعمال وغیرہ مفصل مہربانی فرما کر رسالہ تبصرۃ الاطبا میں مرحمت فرماویں۔ یکے از خریداران

سوال ۶۶ - ماہ جنوری ۱۹۲۲ء نسخہ آتشک ۲ حکیم صاحب غلام حسین صاحب سلالی کی طرف سے جو شائع ہوا تھا۔ اس میں نغدہ مچھی سے کیا مراد ہے۔ اور خوراک ½ ماشہ دودھ کے ساتھ بعد ½ چاول دوائی تکھن کے اندر ۳ دن تک کھانی ہے۔ کیا ½ چاول دوائی خوراک ہے یا ضماد۔ براہ کرم ضرور ہر ایک کی توضیح کر دیویں مشکور رہونگا۔ یکے از خریداران

سوال نمبر ۶۷ - حکیم صاحب محمد خلیل احمد صاحب ساکن جائس علاج سرسام میں کشواری کیرا تحریر فرمایا ہے۔ اس کا مشہور نام زبان مروجہ میں یعنی عربی و فارسی و اردو میں کیا ہے۔ رسالہ ہذا میں درج فرماویں۔ یکے از خریداران

تحقیقات و تجربات

از جناب حکیم نظام الدین صاحب

مجھکو عرصہ ہا ہاں سال سے بواسیر خونی کی بیماری تھی۔ اس کے علاج میں بیسیوں سینکڑوں روپے برباد کئے لیکن صحت نہ ہوئی۔ ایک حکیم صاحب نے مجھکو یہ دوائی بتائی جس کے استعمال سے میں بالکل تندرست ہوگیا۔ یعنے بواسیر کا خون آنا ہی بند ہوگیا۔ اور مسہ وغیرہ بالکل خشک ہوگئے۔ اور قبض جاتا رہا۔ لہذا یہ

نسخہ مجربہ خدمت اقدس میں ارسال ہے درج رسالہ کردیجئے گا تاکہ خلق خدا کو فائدہ ہو۔ میرے اور آپکے حق میں دعائے خیر کریں وھو ہذا۔

کنکرونڈا کا عرق ۲ اثار نکالکر کپڑے میں چھان لیویں اور کالی مرچ پیسکر ۵ تولہ رسوت ۵ تولہ ملا دیویں آہنی کڑاہی میں ڈال کر مثل کھوآ کے گاڑھا کر لیویں اور جب وہ عرق گاڑھا ہو جاوے تب۔ چنے برابر گولیاں بنا دیں بوقت شب کھانا کھانے کے بعد دو گولی نگل کر سو رہا کریں۔ چند یوم کے استعمال سے بواسیر خونی جاتی رہے گی۔

کنکرونڈا ایک بوٹی ہوتی ہے پتے مثل تمباکو کے ہوتے ہیں پتہ توڑنے سے بو آتی ہے۔ پتوں میں پانی بہت نکلتا ہے۔ مرطوب زمین پر یہ بوٹی بہت ہوتی ہے

کنکرونڈا کا عرق دو سیر کالی مرچ ۵ تولہ۔ رسوت ۵ تولہ سب کو ملا کر چھانکر ایک کڑاہی میں ڈالکر چولہے پر چڑھا دیں نیچے مدام آگ جلا دیں۔ عرق کو بار بار لکڑی سے ہلاتے رہیں۔ جب وہ مانند کھویا کے ہو جاوے گولیاں بنا دیں۔

منجانب جناب حکیم غلام حسین صاحب ساکن سلہال ضلع راولپنڈی ممبر انجمن خادم الحکمت

مرگانگ یوں تو سینکڑوں نسخے مرگانگ کے مختلف کتب میں دیکھے۔ اور متفرق اشخاص سے سُنے ہونگے۔ مگر یہ اُن تمام سے بالاتر اور ہمہ صفت موصوف پایئے یہ بھی اپنی طرز کا عجوبہ اور نرالہ ہے

رانگ شدھ ۵ تولہ۔ پارہ شدھ ۵ تولہ۔ نوشادر دیسی ۵ تولہ۔ گندھک آملہ سار ۵ تولہ

اول پارہ و رانگ کی آپس میں گرہ کریں۔

ایک سانچہ موٹے ٹین کا اس قسم کا بناؤ۔ جو مستطیل شکل کا ہو۔ اور اُسکا کنارہ ہر چہار پہلو سے دو انچ اونچا ہو۔ اور چوڑا ہموار ہو۔

اب اس سانچہ کی تہ میں بالو ریگ اونگل موٹائی میں بچھا دو۔ اُسکے اوپر ایک بڑی ڈھیلی نمک لاہوری جو کہ وزن میں قریبًا پانچ چھ سیر کی ہو۔ اور جس کی موٹائی قریبًا ۱۲۔ انگشت کی ہو۔ نمک مذکور کے بیچ میں ایک گڑھا مربع شکل کا کھود کر بنا لیویں۔ جسکا گہراؤ اسقدر ہو کہ پارہ کی گرہ اُس کے اندر آکر چھپ

اوپر بھی رہ جاوے۔ اب ڈھیلا نمک کا اُٹھا کر سانچہ بالا میں یا لوکے اوپر رکھ دو وہ سانچہ بعد نمک وغیرہ چولہے پر رکھ کر نیچے آگ جلانا شروع کر دو۔ (چولہا حسوائی کے چولہے کی شکل کا ہونا چاہئے) جب نمک کی ڈھیلی قدرے نرم ہو جاوے تو پارہ کی گرہ کو نمک کے گڑھے کے اندر رکھ دو۔ جب پارہ کی گرہ پگل جاوے۔ تو نوشادر اور گندھک کی چٹکی (جو کہ پہلے ہی سے پیسکر تیار کر رکھی ہو) دیویں۔ اس طریق پر چٹکی دینی چاہئے کہ پہلی چٹکی دی ہوئی پگل کر یعنے تیل ہو کر گرہ کے اندر جذب ہو جاوے۔ بعد دوسری چٹکی دیوے۔ اسی موافق چٹکی دیتے جاویں۔ اسی طرح ۱۰ تولہ سفوف مذکور ختم ہو جاوے۔ اگر کوئی امر مانع ہو۔ یا کوئی ضروری کام درپیش ہو جاوے۔ تو بلا تکمیل عمل مذکور اوتار کر دوسرے وقت از سر نو آگ جلا کر گرم کر کے بطریق بالا سفوف کی چٹکی دیتے جاویں حتے کہ تمام سفوف ختم ہو جاوے۔ پس مرکا نگ تیار ہے۔ اُمید ہے کہ صاحبان بصیرت فائدہ اٹھائیں گے۔

منجانب خادم الاطباء ایس جے رام آنند بمقام کیرت پور ضلع ہوشیارپور

قاطع مسہ بواسیر

ہلدی کو شیر مدار میں تر و خشک ایک روز کر کے پیس لیویں۔ اور حبوب بنا رکھیں بوقت ضرورت روغن زرد یا سیاہ میں گھسکر لگایا کریں۔ مسہ بواسیر کے علاوہ دادنا سور کو بھی مفید ہے۔ اور سات روز میں مسہ جڑ سے نکل جاتے ہیں صرف چیونٹی کے کاٹنے جیسی تکلیف ہوتی ہے۔ مناسب موقعہ سے استعمال فرماویں

آنند رسائن

سنت سلاجیت ۵ تولہ۔ کچلہ مدبر ۳ تولہ۔ کشتہ فولاد ۳ تولہ۔ سیاہ مرچ ۲ تولہ۔

کیسر کشمیری اتولہ تمام پیسکر شہد میں بقدر ایک رتی کے گولیاں بنا دیں۔

ترکیب کچلہ مدبر۔ کچلہ جسقدر مطلوب ہو لیکر ایک برتن میں ڈال دیں۔ اس کے اوپر مغز گھیکوار اسقدر داخل کریں جس سے کچلہ کل ڈھک جاوے۔ پندرہ روز تک رکھا رہنے دیں۔ جب گھیکوار کا پانی ہوکر کچلوں میں جذب ہو جاوے اس وقت اس کو چھیل کر اور تنہ نکالکر اسی قدر عرق یا جوادرک یا سونٹھ ملا دیویں۔ بعد دو ہفتہ باریک پیس کر رکھ لیویں۔ مناسب موقعہ شامل کرکے فائدہ اُٹھائیں۔ یہ سب سے افضل ترکیب مدبر کچلہ ہے اور اس کے استعمال سے قدرتی امساک ہوگا۔

مختصر فوائد۔ ہر ایک قسم کی کمزوری اعضا رئیسہ دل دماغ جگر معدہ اور رج ویریہ کی کمزوری کے علاوہ قوت ہاضمہ کی خرابی دائمی قبض۔ یرقان۔ خون۔ مردمی کمزوری۔ سستی سرعت احتلام جریان بیرونقی چہرہ کے لئے بیحد مفید شے ہے۔ کمزوری دل دماغ معدہ اور کمی خون کے لئے از حد مفید ہے۔ مناسب موقعہ و بدرقہ سے تمام موذی امراض سے ہمیشہ کے لئے نجات دلاتا ہے۔ جو صاحب تجربہ کرینگے اُن پر فوائد ظاہر ہونگے اور وہ خود شاہد بن جاوینگے۔ ایک دفعہ ضرور ضرور طیار کرکے تجربہ کریں اور خدا کی قدرت کا تماشہ دیکھیں تجربہ کرکے تائید و تردید ضرور ضرور کریں۔

۱۹۱۸ء کی باسمتی سنہ ۱۹۲۲ء کے دسترخوان پر

اکثر اصحاب تقاضا کر رہے ہیں کہ ہمیں وہ تمام مضامین دیکھنے کا شوق ہے جو کہ آپ وقتاً فوقتاً رسالہ رفیق حیات قادیاں اور رسالہ المعالج امرتسر میں لکھتے رہے۔ اس لئے ہم آئندہ کوئی ایک مضمون یا اسکا کچھ حصہ ان پرانے مضامین سے رسالہ ہذا میں درج کردیا کرینگے۔ چنانچہ آج جو مضمون درج ذیل ہے یہ ستمبر ۱۹۱۸ء کے رفیق حیات میں شائع ہوا تھا۔ ایڈیٹر

تحقیقات جدیدہ

انجمن خادم الحکمت کے فرائض کے ماتحت

از جناب حکیم احمد الدین صاحب شاہدرہ لاہور

صاحبان۔ آپ لوگوں پر مخفی نہیں کہ انجمن خادم الحکمت کی بنا محض اس لئے ہوئی تھی کہ وہ تمام اسباب تنزل طب معلوم کر کے جنکی وجہ سے ہماری ملکی طب اور ہمارے دیسی اطباء قعر ذلت میں گر چکے ہیں۔ اور دن بدن نیچے ہی نیچے جا رہے ہیں۔ انکو اجتماعی طاقت سے دور کیا جائے۔ سو اگرچہ وہ اسباب ایک نہیں دو نہیں، بلکہ صدہا ہیں۔ مگر ان میں سے بعض ایسے اسباب ہیں۔ جن کو تمام موانعات ترقی کی جڑ قرار دیا جا سکتا ہے۔ اور تمام اسباب تنزل کیلئے بطور اصل کے تصور کیا جا سکتا ہے۔ جنکا مختصر سا ذکر رسالہ تحفۃ الاطباء میں آپکے ملاحظہ سے گذر چکا ہے جن کے ماتحت انجمن کے اغراض و مقاصد اور قواعد و ضوابط وغیرہ ترتیب دیئے جا چکے ہیں۔ مگر اسوقت یہ عاجز آپ صاحبان کی خدمت میں باادب التماس کرنیکی جرأت کرتا ہے کہ حقیقت میں وہ تمام اسباب تنزل ہمارے ہی پیدا کئے ہوئے ہیں۔ اور ہمارے ہی دور کرنے سے دور ہو سکتے ہیں۔ قرآن شریف میں آیا ہے۔

ان اللہ لا یغیر ما بقوم حتی یغیروا ما بانفسھم جسکا ترجمہ یہ ہے کہ خدا کسی قوم کی حالت کو نہیں بدلتا جب تک وہ قوم خود اپنی حالت کو نہ بدلے۔ اس آیت کلمطلب ترقی و تنزل دونوں پر چسپاں ہوتا ہے۔ یعنی جبتک کوئی قوم ترقی کیلئے خود کوشش نہ کرے۔ اسے ترقی نہیں دیجاتی۔ اور جبتک کوئی قوم تنزل کے راستہ پر خود گامزن نہو اسے خواہ نخواہ ترقی سے بے نصیب نہیں کیا جاتا۔ جسکا نتیجہ یہ ہے کہ اگر ہم ترقی سے تنزل کی طرف گرائے گئے ہیں۔ تو یہ درحقیقت ہمارا ہی قصور ہے۔ اور اگر اب تنزل سے نکلکر آج ترقی کی طرف جانا چاہیں تو ضروری ہے کہ ہمیں اپنی سعی و کوشش ہمت و استقلال ہی سے یہ مرتبہ نصیب ہوگا۔

سو چونکہ میرے نزدیک سب سے بڑا حکم ترقی کا راز صرف اسی ایک امر میں ہے۔ کہ ہم طبیب لوگ سراسر متفق و متحد و متحلق بن جائیں اور خلقت کی ہمدردی اسی بات پر منحصر ہے

کہ ہماری تشخیص درست اور ہمارا علاج ٹھیک اس مرض کے مناسب حال ہو۔ اسواسطے میں آج سے رسالہ رفیق حیات میں ان دونوں امور کے متعلق دو کالم کھولدیتا ہوں۔ ایک تحقیق الامراض کے عنوان سے اور دوسرا تحقیق الادویہ کے عنوان کے ماتحت۔ اور انشاء اللہ ان دو موضوع پر ہمیشہ کچھ نہ کچھ لکھتا رہونگا اب میں ان دو مضامین کا افتتاح کرتا ہوں۔ و باللہ التوفیق۔

تحقیق الامراض

ایھا الاحباب تشخیص امراض کے لئے ضروری ہے کہ ہر ایک مرض کی علامات فارقہ کو نہایت تشریح و توضیح سے بیان کیا جائے۔ لیکن پیشتر اسکے کہ میں سلسلہ وار امراض کا بیان کرکے ہر ایک مرض کی علامات مخصوصہ و علامات فارقہ دکھاؤں۔ یہ عرض کردیتا ہوں کہ مجھے سب سے اوّل امراض کا سلسلہ باندھنا ضروری ہے جو کہ مجھے ایک سخت مشکل اور کٹھن منزل نظر آتا ہے کیونکہ یونانیوں نے امراض کا سلسلہ کسی اور شکل میں رکھا ہے اور ڈاکٹروں نے اور ہی رنگ اختیار کیا ہے ویدک والے الگ طرز پر ہی بیان کرتے ہیں۔ ہومیوپیتھک کا سب سے نرالا ڈھنگ ہے۔ علاج بالمثل کے عاملین تو عام طور پر سلسلہ امراض کے قائل ہی نہیں۔ اب میرے لئے مشکل ہے تو یہ ہے کہ میں موجودہ صورتوں میں سے اگر ایک صورت کو ترجیح دوں۔ مثلاً یونانی طریق پر سلسلہ امراض مقرر کروں تو یہ کام تحصیل حاصل سے زیادہ وقعت نہیں رکھتا کیونکہ اس قسم کے سلسلہ امراض سینکڑوں کتابوں میں پہلے ہی سے موجود ہیں۔ علیٰ ہذا القیاس اگر دوسری طرف ڈاکٹری وغیرہ کے طرز پر لکھوں تو وہ بھی نتیجہ میں شرح صدر کے موافق ایک بے فائدہ کام معلوم ہوتا ہے۔ اور اگر کسی خاص سلسلہ کا پابند نہ رہکر ایک غیر مسلسل طریق پر امراض کی تشخیص کو مکمل کروں اور ہر ایک فریق میں سے صداقتیں انتخاب کرکے لکھوں تو اگرچہ تشخیص الامراض میں ایک معنی سے عمدگی حاصل ہوجائیگی کہ ہمیں ہر ایک فریق کی محنت و مشقت کی کمائی سے تشخیص امراض کے متعلق خیرات پیدا ہوجائیگی۔ مگر دوسرے معنوں میں اپنے ناظرین کیلئے ایک مصیبت کا باعث بن جاؤنگا۔ کیونکہ ہر ایک علم جب تک کسی خاص سلسلہ کے ماتحت بیان نہ کیا جائے۔ قارئین اس سے فائدہ نہیں اٹھا سکتے۔ اسلئے میں نے بہت ہی غور و خوض کے بعد ایک نیا سلسلہ تجویز کیا ہے۔ جو تمام سابقہ سلسلوں کے بین بین کہا گیا ہے اور وہ ایسی طرز پر ترتیب دیا گیا ہے کہ سب سلسلوں کے فوائد کلیہ اسمیں آگئے ہیں۔ جیسا کہ اسکا نقشہ ذیل میں دیکھکر آپ بخوبی

محفوظ ہونگے اور وہ یہ ہے کہ اقل میں نے تمام امراض کو موٹے موٹے آٹھ نوع پر متنوع قرار دیا ہے یعنی تمام امراض کے آٹھ باب بنائے گئے ہیں۔ بعد ازاں ہر ایک باب میں ایک ایک مرض کا الگ الگ فصل قرار دیا جائیگا اور پھر ہر ایک فصل کے ماتحت اس ایک مرض کی اقسام لکھی جائینگی۔ اور انکو علیحدہ علیحدہ علامات سے متمیز کیا جائیگا مثلاً پہلی نوع کا نام میں نے امراض الاوجاع رکھا ہے۔ اس باب میں تمام امراض سر سے پاؤں تک کی بیان کیجائینگی جن میں مریض درد کی شکایت کرتا ہوگا۔ مثلاً سارے سر میں درد ہوتا ہو یا کسی خاص حصہ سر میں یا ابرو میں۔ کان میں۔ دانت میں حلق میں بیری میں پسلی میں سینہ میں پشت میں کمر میں معدہ میں جگر میں طحال میں آنتوں میں غرضکہ گردہ۔ خانہ خصیہ۔ رحم۔ مفاصل۔ ایڑی انامل وغیرہ وغیرہ میں یاد رہے کہ چونکہ سوزش اور جلن وغیرہ بھی درد کی قسم میں ہے۔ اس لئے حرقتہ المعدہ حرقتہ العین حرقتہ البول وغیرہ بھی اسی باب یعنی امراض الاوجاع میں شمار ہونگی۔ اسی طرح دوسرا باب اس کے ساتھ ملتی جلتی امراض کا رکھا گیا ہے۔ یعنی امراض الاورام کیونکہ عام طور پر ہر ایک وجاع کا وجود اورام دثبورات اور سوزش وغیرہ کے ساتھ لازم ہوتا ہے۔ اسواسطے دوسرا باب امراض الاورام مقرر کیا گیا ہے۔ اس باب میں ہر ایک قسم کی اورام جو تمام اعضاء میں سر لیکر پاؤں تک ہو سکتے ہیں درج ہونگے مثلاً ماشرا۔ موسرج۔ سلعہ۔ ورد۔ انتفاخ شرائے ثبورات۔ دملات۔ دبیلات خراج اورام ریحی یستسقاء دار الفیل۔ ورم الطحال وکبد ورم عضلات۔ ورم جگر۔ ورم طحال۔ ورم معدہ وغیرہ۔ ورم اعضاء اندرونی وبیرونی سب درج ہونگے اس طرز کے سلسلہ میں یہ بھی ایک بہت بڑا فائدہ ہوگا کہ چونکہ ایک ہی قسم کی امراض کا علاج قریب قریب ایک ہی قسم کا ہوتا ہے۔ اسلئے وہ دوائیں بار بار لکھنی نہ پڑینگی بلکہ ایک آدھ دفعہ ہی انکا اندراج اور انکی کیفیت وخواص کا بیان کر دینا کافی ہوگا۔ بعد میں پھر دوسری جگہ اسکا صرف حوالہ دیدینا ہی مکتفی ہو سکیگا اور اسطرح ہماری تشخیص الامراض کی کتاب بیجا طوالت سے بچ جائیگی اور قارئین کرام کا ابتدا ہی میں ایک قسم کی امراض کے اصول سمجھ لینا کفایت کریگا۔ مثلاً اوجاع یعنی دردیں کیوں پیدا ہوتی ہیں اور کتنی اقسام کی ہوتی ہیں اور کونسی کونسی دردوں میں مخدرات مسکنات کا استعمال کافی ہوتا ہے اور کن کن اقسام اوجاع میں مخدرات مفید نہیں بلکہ مضر ہوتی ہیں اور انکا علاج دوسری تجاویز سے ہو سکتا ہے۔ علیٰ ہذا القیاس اورام کیونکر پیدا ہوتی ہیں اور جن اعضاء میں ورم پیدا ہوتا ہے پہلے ان میں کیا [illegible] کتنے اقسام اورام کے ہیں اور مختلف

رواد عات کہاں اور کون سے اورام میں مستعمل ہیں اور وہ نسخے کیا کیا ہیں وغیرہ وغیرہ

تیسرا باب۔ اورام کے بعد قروحات و جروحات کا رکھا جاتا ہے جسکا نام امراض تفرق اتصال ہوگا۔ اسمیں ہر ایک قسم کے قروح و جروح و شقاق وغیرہ آجائینگے اور سر سے پاؤں تک کے زخموں کے لئے ہر ایک قسم کے مرہمات وغیرہ ادویہ کا ہر درجہ کے مناسب حال ذکر کیا جائیگا اور تمام دافع تعفن ادویہ خواہ یونانی ہوں یا ڈاکٹری یعنی کہ ہومیوپیتھک وغیرہ وغیرہ کا اندراج ہوگا۔

چوتھا باب امراض صدمات خارجیہ ہوگا۔ کیونکہ عام طور پر اورام جاع۔ اورام قروحات وغیرہ صدمات خارجیہ کے باعث سے ہوا کرتے ہیں۔ اسلئے انکے ساتھ ہی انکا بیان کر دینا موزوں و مناسب ہے اس باب میں وہ تمام امراض آجائینگی جو صدمات خارجیہ سے پیدا ہوتی ہیں۔ مثلاً قذی العین ضرر چشم۔ قذی الانف قذی الاذن۔ رض الانف۔ انکسار الاذن۔ اقتلاع الاذن تعلق العلق فی الحلق۔ بلع الابرہ۔ رض الثدی کسر العظم۔ خلع العظم سقطہ ضربہ۔ حرق النار حرق الماء حرق الشمس حرق البرق سمیات نباتاتی سمیات معدنی سمیات حیوانی وغیرہ وغیرہ۔

پانچواں باب امراض الحمیات ہوگا۔ کیونکہ تپ عام طور پر اورام اندرونی و بیرونی اور اقسام قروحات اور صدمات خارجیہ کے ماتحت ہی ہوا کرتے ہیں۔ اسواسطے اب حمیات کا ذکر موزون ہے۔ اس باب میں تمام قسم کے حمیات کی الگ الگ فصلیں مقرر ہونگی۔ اور انکے علاج اور علامات فارقہ وغیرہ مندرج ہونگے۔

چھٹا باب امراض اخراج و انقباض کے نام سے موسوم کیا جائیگا کیونکہ مذکورہ اقسام خمسہ امراض کے ساتھ مجاری بدن میں سے کسی نہ کسی مجری میں سے اخراج و سیلان مواد یا کسی نہ کسی مجری میں انقباض و احتقان کا ہونا ضروری لازمی ہے۔ اس واسطے انکے بعد اسکا بیان کرنا ضروری ہے۔ اس بات کی ہر ایک قسم کے اخراج و انقباض یا امساک کا ذکر کیا جائیگا۔ مثلاً اندرونی مجاری جیسے شرائین اور وہ عروق۔ ماساریقا وغیرہ کے علاوہ انسان کے جسم میں بیرونی طور پر کل دس منافذ و مجاری ہیں جن میں سے آٹھ تو مرد و عورت میں مشترک ہیں۔ جیسے ناک۔ کان۔ آنکھ۔ حلق۔ مری۔ مبرز (پاخانہ کا راستہ) مبول (پیشاب کا راستہ) مسامات جلدیہ لیکن دو صرف عورتوں ہی میں ہیں۔ جیسے پستان۔ رحم ان تمام مجاری سے جو اشیائی خارج ہوتی ہیں یا متحقن ہو جاتی ہیں یہ عام طور پر سولہ قسم ہیں (۱) بول (۲) براز (۳) کرم (۴) ریل (۵) حصات (۶) ریم۔

(۷) جنین (۸) مشیمہ (۹) رطوبات متنوعہ (۱۰) منی (۱۱) مذی (۱۲) بلغم (۱۳) صفراء (۱۴) خون (۱۵) عرق (۱۶) شیر۔ اگر ان چیزوں میں سے وہ چیزیں ہوں جنکا اخراج معتاد طبعی ہے تو مرض سے مراد اسکا افراط سے نکلنا ہوگا یا درجہ اعتدال سے کم نکلنا یا بالکل بند ہوجانا اگر غیر معتاد طبعی ہوگا۔ تو وہ خود مرض میں داخل ہے۔

ساتواں باب امراض القویٰ میں مقرر کیا گیا ہے کیونکہ مذکورۃ الصدر امراض کی چھ انواع کا لازمی نتیجہ یہ ہے کہ انسانی قوتوں میں مارج ہوں۔ اس باب میں وہ تمام امراض مذکور ہونگی جو انسانی قویٰ کی طرف منسوب کی جاتی ہیں۔ سو جسقدر طاقتیں انسانی وجود میں ہیں۔ انکے تغیر و تبدل کی صورت میں اس قوت کی مناسبت سے اور اس عضو کے ماتحت جس میں وہ طاقت ہے۔ اس مرض کا بیان کیا جائیگا جیسے قوت عقل قوت فکر۔ قوت حافظہ حس حرکت بینائی شنوائی۔ قوت ذائقہ۔ قوت تکلم۔ قوت شامہ۔ قوت بلع۔ قوت تنفس۔ قوت ہضم۔ قوت باہ۔ قوت تولید وغیرہ ان سب کی کمی بیشی کے متعلق اس میں بیان ہوگا اور اس باب میں تمام مقویات و مضعفات۔ ادویہ و اغذیہ کا ہر ایک عضو کے مناسب حال بیان کیا جائیگا۔ اور ساتھ ہی سمجھایا جائیگا۔ کہ کیوں اور کس طرح کوئی دوائی کسی عضو میں تقویت دیتی ہے اور کیوں اور کس طرح کسی عضو میں ضعف اور کمزوری پیدا کرتی ہے وغیرہ وغیرہ۔

آٹھواں باب امراض الاکراہ کے نام سے موسوم کیا گیا ہے۔ یہ وہ نوع امراض ہے جس میں کسی طاقت پر کوئی اثر نہیں ہوتا۔ اور نہ ہی کوئی درد ورم اور بخار وغیرہ ہوتا ہے۔ بلکہ ان امراض کی وجہ سے انسان کے لئے محض ایک قسم کا جبر و اکراہ و نفرت وغیرہ پیدا ہوتی ہے۔ اور طبیعت ان امراض کو بلا کسی ظاہری تکلیف کے صرف یونہی ناپسند کرتی ہے اور ان سے نجات حاصل کرنا چاہتی ہے جیسا کہ منہ ناک وغیرہ سے بدبو کا آنا۔ یا بدن کے کسی حصہ کی جلد یا بالوں کا سفید یا کسی اور رنگ سے رنگین ہونا کسی ضرب و زخم کا داغ باقی رہ جانا۔ جلد پر مسے یا چھائیاں وغیرہ کا ظاہر ہونا۔ بالوں کا گرنا یا پھٹے ہوئے پیدا ہونا یا شروع سے پیدا نہ ہونا۔ بدن کا ظاہر خشک ہونا یا حد سے زیادہ تر ہونا۔ قسم قسم کی جوئیں پڑ جانا۔ جلد میں سبوسہ وغیرہ پیدا ہونا وغیرہ وغیرہ جو باتیں حسن اور زینت کے ساتھ تعلق رکھتی ہیں وہ سب اس میں ہونگی۔ (باقی آئندہ)

اغراض و مقاصد

انجمن خادم الحکمت شاہدرہ۔ لاہور

(۱) طب جدید و قدیم ہر قسم کے اصول علاج و تشریحات وغیرہ پر نظر کیجائے اور انمیں سے خذ ما صفا و دع ماکدر کے اصول پر ہر ایک صحیح اور معتمد بات لیجائے خواہ طب یونانی کی تحقیقات ہو یا ویدک اور ڈاکٹری وغیرہ کی

(۲) تمام انتخاب کردہ صداقتوں کو باہم تطبیق دے کر کتابی صورت میں لایا جاوے اور ملک میں اسے رواج دیا جاوے۔

(۳) ہر قسم کی ادویہ مفردہ و مرکبہ جو کہ موجودہ تمام طریقہ ہائے طب کی مجوزہ و مروجہ ہیں انکا مقرر امتحان اور تجربہ کیا جاوے اور انکے صحیح صحیح خواص اور فوائد اور مقدار خوراک وغیرہ کا تعین و تقرر کیا جاوے۔

(۴) ہر قسم کی مفردہ مرکب ادویہ جو مجربہ و محققہ انجمن ہوں انکا ذخیرہ فراہم کیا جاوے اور انکی ترویج اور فروخت کے لئے مختلف مقامات پر ایجنسیاں کھولی جائیں۔

(۵) مفردات کے ست۔ جوہر۔ روح۔ روغن وغیرہ نکالے جائیں اور انہیں سے مرکبات ترتیب دیئے جائیں۔ جو کہ استعمال میں آسان اور فوائد میں بڑھ چڑھ کر ہوں۔

(۶) علم کیمیا۔ علم جراحی۔ اور علم افعال الاعضا کی اشاعت اور ترویج کی جاوے۔ اور اہل ملک کو اس سے باخبر کیا جاوے

(۷) ان تمام وسائل و ذرائع کو جو تکمیل و اصلاح اغراض و مقاصد انجمن کے متعلق معلوم و محسوس ہوں کام میں لایا جاوے۔

قواعد و ضوابط

انجمن خادم الحکمت شاہدرہ۔ لاہور

(۱) ہر ایک طبیب اور طب سے مذاق رکھنے والا خواہ کسی طریق اور کسی شاخ طب سے تعلق رکھتا ہو۔ انجمن ہذا کا ممبر ہو سکتا ہے۔ بشرطیکہ اغراض و مقاصد انجمن سے پورا پورا اتفاق رکھتا ہو۔ اور اسکی ترقی و بہبودی کے لئے ہر ممکن ذریعہ سے کوشاں رہے اور تمام قواعد و ضوابط پر کاربند ہو۔

(۲) ہر ایک ممبر کا فرض ہوگا۔ کہ تمام ممبران کے ساتھ رشتہ اتفاق و اتحاد کو بڑھائے اور انکو ہر ایک معاملہ میں عموماً اور طبی معلومات و ضروریات میں خصوصاً شرح صدر سے مستفیض و مستفید کرے۔ اور کسی قسم کی تنگدلی اور بخل کو روا نہ رکھے۔

(۳) انجمن کی ممبری کے لئے نہ کوئی داخلہ ہوگا اور نہ ہی کچھ ماہوار یا سالانہ چندہ۔ ہاں جو شخص خوشی سے فنی خدمت سمجھ کر کچھ حصہ دیگا۔ اس بصد شکریہ قبول کیا جائیگا۔

(۵) ہر ایک ممبر کو حق حاصل ہوگا۔ کہ تمام معاملات و امور انجمن میں اپنی آزادانہ رائے دے سکے مگر یہ مشورہ ممبران جس امر پر بمنظوری باقی انجمن فیصلہ قرار پائے جائے۔ اسکے برخلاف ناراضگی کا کوئی حق نہ ہوگا۔

(۶) انجمن کے تمام بڑے بڑے کام تجارتی اصولوں پر چلائے جائینگے جن میں ہر ایک ممبر شامل ہو سکتا ہے۔ اور اپنی محنت یا زر تجارت کے ماتحت لے سکتا ہے۔

(۷) وقتاً فوقتاً قواعد و ضوابط انجمن میں مشورہ ممبران کے ماتحت ہر طرح سے ترمیم و تنسیخ ہو سکتی ہے۔

فرائض ممبران

انجمن خادم الحکمت شاہدرہ۔ لاہور

(۱) جو شخص انجمن ہذا کا ممبر بننا چاہئے۔ اسے لازم ہے کہ بذریعہ تحریر اقرار کرے کہ میں اغراض و مقاصد اور قواعد و ضوابط انجمن کو ملاحظہ کر لیا ہے۔ مجھے تمام امور آت کے ساتھ پورا پورا اتفاق ہے۔ اور میں حتے الوسع انپر عمل کرنیکی کوشش کرونگا۔ یہ اقرار بزمرہ ممبران لکھ لیا جاوے اور اس خط پر پورا پتہ بمعہ تاریخ وغیرہ درج کر کے دفتر انجمن میں بھیجدے۔

(۲) ہر ایک ممبر کا فرض ہے کہ جو اخبار یا رسالہ انجمن کی طرف سے جاری ہو اسکو خود خریدے اور اس کے خریدار پیدا کرنے کی کوشش کرے۔

(۳) جو ممبر باقاعدہ مطب رکھتے ہیں وہ حسب تحریر رسالہ ہدیتہ الاطباء اپنے زیر علاج مریضوں کے لئے باقاعدہ نسخہ جات بنائیں اور اپنی پریکٹس کی مختصر سی ماہواری رپورٹ دفتر انجمن میں ماہ بماہ بھیجتے رہیں

(۴) جو باقاعدہ مطب نہیں مگر علاج کرتے ہیں۔ انہیں بھی اپنے علاج کے کارنامے گاہ بگاہ منکشف کرتے رہنا چاہئے۔

(۵) ہر ایک ممبر کیلئے لازم ہے کہ انجمن کی مجربہ و مصدقہ ادویہ کو استعمال کرے خواہ اپنے پاس رکھے یا کسی مقامی عطار اور دوا فروش کے پاس رکھوائے اور پھر خواہ وہ ادویات خود اپنے ہاتھ اور اپنے اہتمام سے تیار کرے یا کارخانہ خادم الحکمت شاہدرہ لاہور کی تیار کردہ منگوائے

(۶) نیز امراض و تحقیق الادویہ میں نئی تحقیقات سے ایزادی کرنے میں کوشاں رہیں۔

(۷) غیر طبیب ممبران کا فرض ہے کہ پبلک کو انجمن کی طرف رہنمائی کریں۔ اور انجمن کی ہر ایک مفید بات سے مستفید کرنے کی کوشش جاری رکھیں۔